مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ

# اَنصارُ اللہ

قادیان

جلد : 23
شمارہ : 10/11

اکتوبر،نومبر/2025ء
اخاء،نبوت 1404 ہجری شمسی

نگران : عطاءالمجیب لون (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

مدیر: حافظ سید رسول نیاز

اعزازی مدیر: ایچ شمس الدین

## اُسوۂ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خصوصی نمبر

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہُوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے


| نمبر شمار | سُرخیاں | | صفحہ |
|---|---|---|---|
| 1 | اداریہ | ’خیرات ہو مجھ کو بھی اک جلوۂ عام اس کا!‘ | 3 |
| 2 | درس القرآن | میری اتباع کرو! خدا کے محبوب بن جاؤ گے!!/اسوۂ حسنہ | 4/5 |
| 3 | درس الحدیث | اسوۂ رسول کا عظیم الشان ظہور: حسن اخلاق اور حسن سلوک | 6 |
| 4 | عربی قصیدہ : وَرَأَيْتُ فِي رَيْعَانِ عُمْرِيْ وَجْهَهٗ ثُمَّ النَّبِيُّ بِيَقْظَتِيْ لَاقَانِيْ | | 8 |
| 5 | ملفوظات | ہادیٔ اسلام ﷺ کا صدقِ نبوت اظہر من الشّمس ہے! | 9 |
| 6 | خلاصہ خطبات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ: ماہ اگست 2025ء | | 10 |
| 7 | فرمودات حضور انور ایداللہ : آنحضورؐ میں ہر قسم کے اسوہ کی مثالیں! | | 11 |
| 8 | **پیغامات: سابق صدران مجلس انصاراللہ بھارت و صدر مجلس انصاراللہ بھارت**<br>* محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری (ناظر اعلیٰ قادیان)<br>* محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند)<br>* محترم مولانا زین الدین صاحب حامد (ناظم دارالقضاء)<br>* محترم مولانا عطاء المجیب صاحب لون صدر مجلس انصاراللہ بھارت | | 12/13 |
| 9 | الواح الھدیٰ (ہدایات برائے اراکین انصاراللہ)/صدائے قلوب (قارئین کی آراء) | | 14 |
| 10 | مکتوبات احمد: بعد نماز عشاء 300 مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے! | | 15 |
| 11 | یہ ہے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (از ارشادات نبوی) | | 16 |
| 12 | درود شریف: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا اقرار | | 17 |
| 13 | درود شریف کی برکات | | 18 |


شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

| نمبر شمار | سرخیاں | صفحہ |
|---|---|---|
| 14 | **تازہ ارشادات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ: عید میلاد النبی ﷺ کی حقیقت** | 19 |
| 15 | نظم: اے محمدؐ! اے حبیبِ کردگار! | 20 |
| 16 | مدینۃ النبوی ﷺ کی سیر: عکاشہ قسمت نے تجھ پر کیا ہی کرم کیا ہے! | 21 |
| 17 | مدینۃ النبوی ﷺ کی سیر: صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت | 22 |
| 18 | مدینۃ النبوی ﷺ کی سیر: میں نے ہمیشہ یوں محسوس کیا کہ گویا وہ سائل میں ہی ہوں! | 23 |
| 19 | مدینۃ النبوی ﷺ کی سیر: اس کی قدموں کی خاک تلے میں جنت پاؤں گا! | 24 |
| 20 | مدینۃ النبوی ﷺ کی سیر: محمد ﷺ کے سنوارے دل، جن کا خریدار خود خدا ہے! | 25 |
| 21 | **نظم: محمدؐ پر ہماری جان فدا ہے!** | 26 |
| 22 | آنحضور ﷺ پر ایک پادری کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات:<br>از تحریرات عالیہ حضرت مسیح موعودؑ | 27 |
| 23 | رسول مقبول ﷺ کا تعلق باللہ: چند جھلکیاں! | 31 |
| 24 | معراج النبوی ﷺ : دل سے عرش تک کی ایک آفاقی پرواز | 34 |
| 24 | **عشق رسول ﷺ کا ایک انوکھا انداز!** | 38 |
| 25 | اسوۂ رسول ﷺ : پیارے نبیؐ میرے ہادی | 39 |
| 26 | يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا! | 43 |
| 27 | يَابُنَيَّ! : پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں! | 44 |
| 28 | ماں کی خواہش پر بھی ایمان کا سودا نہ ہوا! | 45 |
| 29 | محمد ﷺ : اسوۂ کامل | 46 |
| 30 | درود شریف میں بَارِکْ سے پہلے صَلِّ کیوں رکھا گیا ہے؟ | 46 |
| 31 | صحت نامہ: طب نبوی کے بعض نسخے | 50 |
| 32 | **نظم : ادھر بھی ہو اک نگاہ سرور درود تم پر سلام تم پر!** | 51 |
| 33 | معلومات عامہ: ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ | 52 |
| 34 | **مجلس انصار اللہ کے لئے ایک مستقل لائحہ عمل** از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ | 53 |
| 35 | اخبار مجالس | 54 |



**اَنصارُ اللّٰہ**



**مجلس ادارت**

وسیم احمد عظیم

سید کلیم احمد تیاپوری

آر۔ محمود احمد عبداللہ

محمد ابراہیم سرور

مسرور احمد لون



**مینیجر:**

عزیز احمد ناصر

Mob : 9682536974

**Majlis Ansarullah Bharat**

Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Dt-Gurdaspur
Punjab, INDIA
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/



**سالانہ بدل اشتراک**

بھارت:-/250 روپے۔

بیرون ہند:-/50 ڈالر۔

# اَنصارُاللّٰہ

ربیع الثانی۔جمادی الاول۔جمادی الثانی-1447ہجری

اکتوبر،نومبر/2025ء/اخاء،نبوت1404ہش


بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

## اداریہ

## 'خیرات ہو مجھ کو بھی اک جلوۂ عام اُس کا!'

کہا جاتا ہے کہ کسی سے عشق کی اصل بنیاد یا تو اس کا حُسن ہوتا ہے یا احسان۔ جب یہ دونوں اوصاف کسی ایک ہستی میں جمع ہو جائیں تو بیگانے دل بھی اس کے اسیر ہو جایا کرتے ہیں اور اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ محض ایک خیالی تصور معلوم ہوتا ہے، مگر دنیا نے اپنی آنکھوں سے ایک ایسا دل فریب منظر دیکھا جس نے سب کو حیرت و استعجاب میں ڈال دیا۔

یہ وہ دلنشین نظارہ تھا جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجودِ باجود سے ظاہر ہوا۔ چنانچہ سرزمینِ عرب کی گلی کوچوں میں والہانہ عقیدت سے یہ صدائیں گونج اٹھیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

(ہم پر چودھویں کا چاند ثنیاتُ الوداع کی گھاٹیوں سے طلوع ہوا)

**حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نُورِ جبیں**

**پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں کہ دشمن بھی کہنے لگے۔ آفریں**

اسی حقیقت کو آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح الزمانؑ نے بھی بیان فرمایا کہ آپؑ نے اسی حسین مبارک چہرہ کو دیکھا، جس کے جلووں نے دل کی دنیا کو بدل ڈالا، اور اسی عشق کی لذت میں سرشار ہو کر فرمایا:

**تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ تری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے**

اِسی عشقِ صادق کی روشنی میں، ادارہ ماہنامہ انصار اللہ 'اسوۂ رسول ﷺ' کا یہ خصوصی شمارہ اپنے محترم قارئین کی نذر کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز و نیاز سے دعا گو ہے کہ

**خیرات ہو مجھ کو بھی اک جلوۂ عام اُس کا پھر یوں ہو کہ ہو دل پر اِلہام کلام اُس کا**

**اُس بام سے نور اُترے، نغمات میں ڈھل ڈھل کر نغموں سے اُٹھے خوشبو، ہو جائے سرودِ عنبر**

(کلام طاہر)

(ایچ۔ شمس الدین)

## اُسوۂ رسول ﷺ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کو لوگ بھول گئے ہیں اور صرف زبانی دعوے ہیں... پس آج اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آپؐ کے اُسوہ پر عمل کر کے منائی جاسکتی ہے... حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر کام میں آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کو سامنے رکھیں۔"

(از خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017ء)

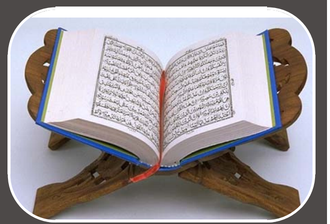

# میری اتباع کرو!
# خدا کے محبوب بن جاؤ گے!!

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ [آل عمران:32 ]

(اے محمدؐ) تم ان سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو (جیسا کہ میں اللہ کا محبوب بنا ہوں) تو
تم میری چال چلو پوری پوری تو تم بھی اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

## اللہ تعالیٰ کا محبوب بن کر انسان کو ذلت و رسوائی اور ناکامی نہیں ہوسکتی اور آدمی ذلیل ترین کبھی نہیں بن سکتا۔

اگر تم اللہ تعالیٰ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو تم میرے تابع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن کر انسان کو ذلت و رسوائی اور ناکامی نہیں ہوسکتی اور آدمی ذلیل ترین کبھی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا اتباع نبی کریم پر منحصر ہے اور وہ اتباع انسان کرسکتا ہے۔ اس اتباع کے لئے صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے اور تم سب کرسکتے ہو۔ میں نے بارہا قرآن کریم اس غرض سے پڑھا ہے کہ اس میں کوئی ایسا بھی حکم ہے جس پر ہم عمل نہیں کرسکتے مگر میں نے کوئی قرآنی حکم ایسا نہیں دیکھا جس پر عمل کرنا دشوار ہو۔ قرآن کریم کے خلاف عمل کرنے میں روپیہ بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی فرمانبرداری میں روپیہ بھی زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ امریکہ جانے کا خرچ، پیرس، جرمن، لنڈن جانے کا خرچ اور اس کے مقابلہ میں مکہ جانے کا خرچ دیکھو۔ نماز کے خرچ اور اُسترے کے خرچ کا مقابلہ کرو۔ روزے اور شراب کے خرچ کا مقابلہ کرو تو پتا لگ جائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں انسان جناب الٰہی کا محبوب بن سکتا ہے۔ مجھ کو آج تک کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی کہ جناب النبی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں تکلیف ہو۔

(بدر۔30 جنوری 1913ء)

**راست باز آدمی کو** سچائی میں کس قدر طاقت دی جاتی ہے اور کہ راستی میں کتنی قوت ہوتی ہے اس کا اندازہ اس آیت سے ہوسکتا ہے۔ دیکھو محمد رسول اللہ کو ارشاد ہے کہ اعلان کردو۔ میں نے خدا کی فرمانبرداری کرکے یہ مقام حاصل کیا اب تم میرے پیچھے پیچھے چلو تم بھی خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ ہر شخص کی زندگی کا آرام اس بستی کے مقتدر کی مہربانی سے وابستہ ہوتا ہے۔ پھر اس گاؤں کے نمبردار سے اوپر چلیں تو اس ضلع کا حاکم ہے۔ پس اللہ جو رب، رحمن، رحیم اور مالک ہے اس کے ساتھ تعلق کس قدر سکھوں کا موجب ہوسکتا ہے۔ یہاں تعلق کا وعدہ نہیں بلکہ فرمایا خدا اپنا محبوب ہمیں بنالے گا۔ خدا پرست دیکھ کر اسے تجربہ کرے۔ کیا مجرب نسخہ ہے! میں اکثر اوقات اس آیت کو پڑھ کر بے اختیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرتا ہوں۔ (ضمیمہ اخبار بدر۔27 مئی 1909ء)

## درس القرآن

### حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۲﴾ (الاحزاب : 22)

**اسوۂ حسنہ**

تمہارے لئے موجود ہے اللہ کے رسول میں نیک چلنی کا نمونہ اس شخص کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ (کے ثواب) اور آخرت کے دن کے (حساب سے نجات کی) اور اللہ کو بکثرت وہ یاد کرتا رہتا ہے۔

**تمہارے لئے** اللہ کے رسول کا عمدہ نمونہ ہے۔ اس نمونہ کے بموجب اپنے اعمال بناؤ۔

اس لئے مسلمانوں کو رسول کریم کے افعال۔ اعمال اور ہر قسم کے نمونہ کے علم کی ضرورت ہے۔ اسی لئے صحابہ نے حضرت رسول کریم کے پوشیدہ سے پوشیدہ امور کو دریافت کیا اور بعد والوں نے جہاں تک ان کی طاقت تھی حضرت رسول کریم کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں سے اسی طرح سلسلہ سے حضرت رسول کریم کے قول اور فعل کو اکٹھا کیا تا کہ حضرت رسول کریم کا نمونہ ہاتھ آئے۔

ہمیشہ سے قاعدہ ہے کہ کوئی کاریگر جب کوئی چیز نمونہ کے بموجب بناتا ہے۔ تو نمونہ آگے رکھ لیتا ہے۔ اس لئے صحابہ کے لئے حضرت رسول کریم نمونہ تھے۔ اور وہ حضرت رسول کریم کو دیکھ کر ان کے قدم بقدم چل کر کامیاب ہوئے۔

(الحکم: جلد 7 نمبر 29 مورخہ 10/اگست 1903 ص 10)

**لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ** کئی لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب انہیں بتایا جائے۔ یہ کام یوں کرنا چاہیے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کیا ہم بھی کوئی نبی ہیں۔ یہ بالکل غلط راہ ہے۔ نبی کا نمونہ نہ اختیار کیا جاوے تو کسی فرعون یا ہامان کی پیروی کرنی چاہیے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان جلد ۹ نمبر ۴۵ مورخہ کم ستمبر ۱۹۱۰ ص ۲۰۴)

---

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

**"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اُس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے۔"** (حقیقۃ الوحی/ روحانی خزائن۔ جلد 22 ص 64)

"صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔

درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

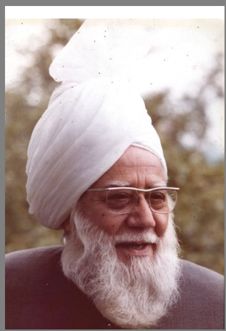

## درس الحدیث
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

**اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ**

مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے معبوث کیا گیا ہے۔

(سنن کبریٰ للبیھقی۔کتاب الشہادات بیان مکارم الاخلاق۔جلد 10 صفحہ 192)

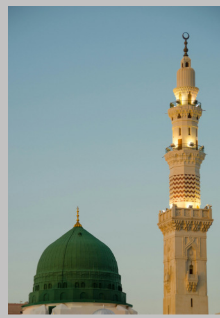

# اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم الشان ظہور : حسن اخلاق اور حسن سلوک

**اللہ تعالیٰ نے** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو ہمارے لئے **اُسوۂ حسنہ** قرار دیا ہے آپ کی محبت اور پیار میں سرشار ہوکر آپ کی اتباع کرنا انسان پر اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے قرب کے دروازے کھول دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنے اور اپنی طرف مائل کرنے کیلئے جو دو عظیم طاقتیں عطا کی گئی تھیں ان میں سے ایک تو حسن اخلاق کی طاقت ہے اور دوسری حسن معاملہ یا حسن سلوک کی گو یہ دو الگ الگ فقرے ہیں لیکن دراصل یہ دونوں ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں...اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے (اور درحقیقت دنیا کو بتانے کیلئے) فرمایا:

**وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ** (القلم:5)

کہ اے رسول! تجھے خُلقِ عظیم کا ایسا عظیم الشان معجزہ دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نبی کو اس رنگ میں اس عظمت وشان کا معجزہ عطا نہیں ہوا اس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے دل تیری طرف مائل ہوں گے...

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ**

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بہت سے روحانی معجزات عطا فرمائے تھے ان میں سے **آپؐ کا سب سے بڑا معجزہ حسن اخلاق کا معجزہ تھا** آپ کے اس اخلاقی معجزہ نے دنیا کے دلوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور انہیں غفلت کے پردوں سے باہر نکالا۔ **آپؐ کا دوسرا معجزہ** جو دراصل اس اخلاقی معجزہ کے پہلو بہ پہلو چل رہا ہے وہ **حسن معاملہ یا حسن سلوک کا معجزہ** ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم کے اس فقرہ میں فرمایا کہ:

**اے رسول! تجھے ہم نے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے**

ساری دنیا یعنی پوری انسانیت کے لئے، قطع نظر اس کے کہ ان کے رنگ سفید ہیں یا گندمی سرخی مائل ہیں یا سیاہ۔ قطع نظر اس کے کہ وہ چھوٹے قد کی قومیں ہیں یا لمبے قد کی۔ قطع نظر اس کے کہ وہ امیر ہیں یا غریب۔ قطع نظر اس کے کہ وہ تعلیم یافتہ ہیں یا جاہل اور تعلیم کی نعمتوں سے محروم ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان کی طاقتوں

اور قوتوں کی صحیح طور پر نشوونما ہوئی ہے یا غلط طور پر ہوئی ہے۔ہم نے ہر ایک انسان کے لئے تجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دوزبردست ہتھیار عطا کئے گئے تھے۔

ایک تو اخلاق ایسے کہ کسی آنکھ نے کسی اور میں ان کا مظاہرہ نہ دیکھا۔دوسرے معاملہ ایسا کہ انسانیت اپنے کمال پر پہنچ کر بھی اس قسم کے حسن معاملہ یا حسن سلوک کا مظاہرہ نہیں کرسکتی۔

آپ انسانی اخلاق کا بہترین نچوڑ اور مرکزی نقطہ تھے۔اوّلین اور آخرین کے لئے برکات کا موجب تھے بنی نوع انسان کے لئے رحمتوں کا سرچشمہ تھے...

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اوّلین کے لئے موجب برکت و رحمت تھی اور آخرین کے لئے بھی موجب برکت ورحمت ہے۔...

**غرض یہ دو بڑے روحانی ہتھیار آنحضرت ﷺ کو دیئے!**

آگے ان دو بڑے فیوض کی بے شمار نہریں ہیں جن سے پہلے بھی سیراب ہوئے اور پیچھے آنے والے بھی سیراب ہوتے چلے جائیں گے یہ نہریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مرکزی نقطہ سے نکل کر اکناف عالم میں پھیل گئیں۔

یہ دو بڑی نہریں حسن اخلاق اور حسن سلوک کی نہریں ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں حق وصداقت پر مضبوطی سے قائم رہنے کا جو جلوہ نظر آتا ہے صرف یہی ہمارے لئے اُسوہ نہیں ہے بلکہ آپ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں خلق کے ہر پہلو میں اور حسن معاملہ کی ہر شق میں دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے۔

البتہ یہ دو بڑی صفات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دنیا کو دی گئی تھیں ان میں ہمارے لئے بہت بڑا نمونہ قائم کر دیا گیا ہے۔

## تقویم ہجری شمسی

**اخاء**

جماعتی ہجری شمسی تقویم میں ماہِ اکتوبر کا نام اخاء ہے۔**اس مہینہ میں آنحضرت ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم کیا جس کے نتیجہ میں مہاجرین اور انصار کے تعلقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہو گئے۔**

**نبوت**

جماعتی ہجری شمسی تقویم میں ماہ نومبر کا نام نبوت ہے۔**اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو منصب نبوت ورسالت بخشا۔**

(ماخوذ از تاریخِ احمدیت: جلد 8۔ص 17)

اگر ہم اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جس مقصد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بڑی اور بنیادی صفات کی پیروی اور آپ کا ظل بننے کی کوشش کریں تا کہ ہمارے ذریعہ سے آپؐ کے روحانی فیوض دنیا میں جاری ہوں۔اس وقت ان دو اخلاقی ہتھیاروں کے استعمال کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے کیونکہ دنیا کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو حسن معاملہ کا مطالبہ کر رہا ہے...

**پس ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے جماعت احمدیہ کی یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے کیونکہ جماعت میں داخل ہونے کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں ہے کہ انسانیت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ربّ کے لئے جیت لئے جائیں۔** (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 1969ء)

**قصیدہ بحضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ * ازسیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام**

# وَرَأَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْهَهٗ ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ

(مَیں نے تو (اپنے) عنفوانِ شباب میں ہی آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھا۔ پھر نبی ﷺ میری بیداری میں بھی مجھے ملے)

| | |
|---|---|
| لَا شَکَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی | رِیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْیَانِ |
| بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ، معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔ | |
| تَمَّتْ عَلَیْهِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّةٍ | خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانِ |
| ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپؐ پر ختم ہوگئی ہیں۔ | |
| وَاللّٰهِ إِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُ جَمَالَهٗ | بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ |
| بخدا! میں نے آپؐ کے جمال کو اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ | |
| وَنَبِیُّنَا حَیٌّ وَّإِنِّیْ شَاهِدٌ | وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْیَانِ |
| اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بے شک میں گواہ ہوں اور میں نے آپؐ کی ملاقات کے ثمرات حاصل کئے ہیں۔ | |
| وَرَأَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْهَهٗ | ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ |
| مَیں نے تو (اپنے) عنفوانِ شباب میں ہی آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیداری میں بھی مجھے ملے۔ | |
| إِنِّیْ لَقَدْ أُحْیِیْتُ مِنْ إِحْیَائِهٖ | وَاهًا لِإِعْجَازٍ فَمَا أَحْیَانِیْ |
| بے شک میں آپؐ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے۔ | |
| یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا | فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ |
| اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔ | |
| مِنْ ذِکْرِ وَجْهِکَ یَا حَدِیْقَةَ بَهْجَتِیْ | لَمْ أَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ اٰنٖ |
| اے میری خوشی کے باغ! تیرے چہرے کی یاد سے مَیں ایک لحظہ اور آن کے لئے بھی خالی نہیں رہا۔ | |
| جِسْمِیْ یَطِیْرُ إِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا | یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّةُ الطَّیَرَانِ |
| میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اُڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اُڑنے کی طاقت ہوتی۔ | |

(از روحانی خزائن۔ جلد 5۔ آئینہ کمالات اسلام)

# ہادیٔ اسلام ﷺ کا صدقِ نبوت اَظہر مِن الشّمس ہے!

**باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا!**

**’’واقعات** حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرت اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے۔ کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجالائے۔ اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعاتِ خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلے کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔‘‘

**’’ہادیٔ اسلام ﷺ** کا صدق نبوت اظہر من الشّمس ہے۔ کیونکہ معنے نبوت کے اور علت غائی رسالت اور پیغمبری کی انہیں کی ذات بابرکات میں ثابت اور متحقق ہو رہی ہے اور جیسا کہ مصنوعات سے صانع شناخت کیا جاتا ہے ویسا ہی عاقل لوگ اصلاح موجودہ سے اس مصلح ربانی کی شناخت کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہزار ہا ایسے اور بھی واقعات ہیں کہ جن سے آنحضرت ﷺ کا موید بتائید الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے مثلاً: **کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر بے زور بیکس اُمی یتیم تنہا غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے۔ فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔** اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آ جانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد اول/ براہین احمدیہ حصہ دوم۔ ص 111 اور 119)

---

**’’اس مقدس نبی ﷺ کے وعظ اور تعلیم نے ہزاروں مُردوں میں توحید کی روح پھونک دی اور دنیا سے کوچ نہ کیا جب تک ہزاروں انسانوں کو موحّد نہ بنا لیا۔‘‘** (روحانی خزائن جلد 13 / کتاب البریہ۔ ص 154)

---

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز : ماہ اگست 2025ء

# غزوہ فتح مکہ اور جنگ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا روح پرور بیان

## خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2025ء

جلسہ سالانہ یوکے کا ایمان افروز تذکرہ۔ ایم ٹی اے نے اس دفعہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی جلسے کے آخری دن اعلان کیا تھا کہ دنیا کے تقریباً چھپن ممالک میں ایک سو انیس مراکز کے ساتھ جلسہ کو جوڑا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے جو اس نے جماعت احمدیہ پر فرمایا ہے کہ ان نئی ایجادات کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ اُمّت واحدہ بننے کا یہ نظارہ دنیا میں اَور کہیں نظر نہیں آتا۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2025ء

غزوہ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا روح پرور بیان۔

فتح مکہ کے فوراً بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کے ٹھکانوں کو مسمار کرنے کا ارشاد فرمایا تا کہ لوگوں کے دلوں سے ان کے فرضی خوف اور عظمت کا خیال جاتا رہے اور یہ پُرحکمت فیصلہ بہت بابرکت ثابت ہوا کیونکہ ان کے انہدام سے لوگوں کے دلوں میں ان کا جھوٹا خوف اور رعب جاتا رہا اور ان کو یقین ہونے لگا کہ اس خدائے واحد و یگانہ کا تصور ہی صحیح ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔ سردارانِ قریش میں سے اسلام قبول کرنے والوں میں سب سے زیادہ نماز روزے کے پابند اور صدقہ دینے میں سُہیل سے بڑھ کر اَور کوئی نہ تھا۔ کثرت سے گریہ و بکا کرنے والے تھے۔ قرآن پڑھتے وقت اکثر رویا کرتے تھے۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2025ء

آنحضرت ﷺ نے جب کوئی مہم روانہ فرمائی اسے یہی ہدایت فرمائی کہ لڑائی میں جلدی نہ کرنا۔ آہستگی اور نرمی اختیار کی جائے اور مقابلہ کرنے سے قبل دعوت اسلام ہو۔ اس کے احکام واضح کیے جائیں تا حجت پوری ہو اور جہاں سے اذان سنائی دے وہاں حملہ نہ ہو آنحضرت ﷺ کو جب سریّہ بنو جَذِیْمَہ میں ہونے والے واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ کو بہت دکھ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خالد کو انہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ میں نے تو صرف انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا کہا تھا اور پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ خدا کے حضور عرض کی: کہ اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں تیرے حضور اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اگست 2025ء

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ۔

آنحضرت ﷺ نے جتنی بھی جنگیں کیں ان میں سب سے قابل ذکر امر یہ ہے کہ میدان جنگ میں صورتحال کیسی بھی رہی ہو، ہر جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی اور جرأت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ حنین کے معرکے میں ابتدائی فتح مسلمانوں کو ہوئی۔ پھر دشمن کے زبردست حملے سے بھگدڑ مچ گئی اور عارضی شکست ہوئی لیکن آخر کار مسلمانوں کو زبردست فتح نصیب ہوئی۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے شاملین کو نصائح اور فلسطین کے مظلوموں اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعا کی تحریک۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اگست 2025ء

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ۔

نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ کی جھلک قابل غور ہے کہ آپ ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تھا اب یہ ایک مفتوح قوم تھی اور جنگی دستور اور رواج کے مطابق فاتح ہی مفتوح قوم کے اموال کا مالک ہوا کرتا ہے لیکن اب جب جنگ کے لیے ہتھیاروں کی ضرورت پڑی تو ایک ایک ہتھیار ادھار لیا گیا اور اس وعدے کے ساتھ کہ ہم جتنے ہتھیار لے رہے ہیں اتنے ہی واپس کریں گے۔

خلاصہ خطبہ کی مزید تفصیل کیلئے وزٹ کریں:

https://ansarullahbharat.in

## فرمودات حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر قسم کے اسوہ کی مثالیں اپنی ذات اور اپنے گھر سے قائم کرنا چاہتے تھے۔!

*** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَیں اپنے اہل خانہ کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس دنیا میں ہی تمام آسائش اور آسانیاں حاصل کرلیں ***

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد سادگی سے زندگی بسر کرنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو عبادت کرنے والی ہو اور اس میں معیار حاصل کرنے والی ہو۔ دنیا کی چیزوں سے انہیں کوئی رغبت نہ ہو۔ لیکن یہ بات پیدا کرنے کے لئے آپؐ نے کبھی سختی نہیں کی۔ یا تو آرام سے سمجھاتے تھے یا اپنے رویّے سے اس طرح ظاہر کرتے تھے کہ ان کو خود ہی احساس ہو جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ثعبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی سفر پر جاتے تو سب سے آخر پر اپنے گھر والوں میں سے حضرت فاطمہؓ سے ملتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ جب آپؐ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے ہاں گئے۔ جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے چاندی کے دو کڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپؐ کے بڑے لاڈلے نواسے تھے۔ جب آپؐ نے یہ دیکھا آپؐ گھر میں داخل نہ ہوئے۔ بلکہ واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہؓ بھانپ گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان چیزوں نے گھر میں داخل ہونے سے روکا ہے۔ اس پر حضرت فاطمہؓ نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں کے کڑے لے کر توڑ دیئے۔ اور اس کے بعد دونوں بچے روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان میں سے ایک بچے کو اٹھایا اور راوی کہتے ہیں کہ مجھے ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ مدینہ میں فلاں کے ہاں جاؤ اور فاطمہ کے لئے ایک ہار اور ہاتھی دانت کے بنے ہوئے دو کنگن لے آؤ اور پھر فرمایا کہ مَیں اپنے اہل خانہ کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس دنیا میں ہی تمام آسائش اور آسانیاں حاصل کرلیں۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الترجیل۔ باب فی الانتفاع بالعاج)‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اگست 2005ء)

**آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر قسم کے اسوہ کی مثالیں اپنی ذات اور اپنے گھر سے قائم کرنا چاہتے تھے۔**

**اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ… اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت کی طرف تمہیں نظر رکھنی چاہیے۔**

**اور وہی دنیا وآخرت میں تمہارا بہترین سرمایہ ہوگی۔ (از خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اگست 2005ء)**

# پیغام

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے خواہش کی ہے کہ ماہنامہ رسالہ انصار اللہ کے خصوصی نمبر بعنوان "اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے لئے خاکسار بحیثیت سابق صدر انصار اللہ پیغام تحریر کرے۔

سوعرض ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: قُلۡ إِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ آل عمران آیت: 32) ترجمہ: جو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہی مبشر ارشاد خداوندی ہے جو میرے لئے اور ہر مسلمان کے لئے اور خاص طور پر ہر احمدی مسلمان کے لئے خدا کی محبت حاصل کرنے اور خدا کا قرب پانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت، اطاعت اور فدائیت میں ترقی کریں اور اپنے عملی نمونے سے اس کا ثبوت دیں۔ اس زمانہ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے عرض کرنے پر کہ مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں پڑھا کروں۔ فرمایا: "ہمارے ہاں تو کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے۔ ہاں استغفار بہت کیا کریں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کو بہت یاد کر کے آپ پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔" (بحوالہ محامد خاتم النبیینؐ۔ مرتبہ مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم)

یہی پیغام ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیتے چلے آرہے ہیں۔ پس ضرورت ہے عمل کرنے کی اور خاص طور پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنے اقوال وافعال اور کردار کے آئینہ میں سجانے کی۔ جسقدر کوئی اس کوشش میں کامیاب ہوگا اُسی کے مطابق اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت حاصل کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

والسلام؛ خاکسار **محمد انعام غوری**

(ناظر اعلیٰ قادیان وسابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ بمنظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2025ء کے سال کو 'اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کے طور پر منا رہے ہیں اور اسی کے حوالے سے وہ برموقع سالانہ اجتماع بھارت رسالہ **انصار اللہ** کا ایک خصوصی نمبر بھی شائع کر رہے ہیں۔ لھذا اس لیے انہوں نے کوئی پیغام ارسال کرنے کے لیے تحریر فرمایا ہے۔

محبت الٰہی کے حصول کے لیے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل ایک مؤمن کے لیے نہایت ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِيۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (آل عمران: 32) ترجمہ: تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آج کے اس دور میں اس کے لیے بہترین ذریعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ خطبات ہیں جو حضور انور ان دنوں غزوات کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے متعلق ارشاد فرما رہے ہیں۔ جن میں ہمیں سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صبر، عفو، شکر، انکسار، زہد، قناعت، وفا، عدل، احسان، علوّ ہمت، غیرت اور محبت الٰہی کے ایسے ایسے اعلیٰ نمونہ ملتے ہیں جن سے ہم احمدی ہی نہیں بلکہ تمام دنیا اپنی زندگیاں سنوار سکتی ہے لھذا خاکسار کا تو یہی پیغام ہے کہ اسوۂ رسولؐ کے حصول کے لیے ہمیں ان خطبات کو باقاعدگی سے سننا اور پڑھنا چاہیے اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

والسلام؛ خاکسار **منیر احمد خادمؔ**

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند وسابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

# پیغام

خاکسار کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ ماہنامہ ’انصار اللہ‘ کا ایک خصوصی شمارہ ’اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم‘ کے حوالہ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اور اس موقعہ پر خاکسار سے مختصر پیغام بھجوانے کی خواہش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور اراکین مجلس انصار اللہ کی علمی، دینی اور روحانی تشنگی کو دور کرنے کا موجب ہو۔ آمین۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر قسم کی ترقی کا انحصار خواہ دینی ہو یا دنیاوی اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنانے میں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقدس وجود انسان کے تمام شعبہ ہائے زندگی میں راہ نما اور اسوۂ حسنہ ہے۔ اسی اسوۂ حسنہ کو زندہ کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی جماعت پوری دنیا میں اس مقصد کے حصول کے لئے خلیفۂ وقت کی قیادت و سیادت میں سرگرم عمل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اراکین مجلس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کا مطالعہ کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو زندگی میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ان تمام فیوض و برکات سے وافر حصہ پاسکیں جو مامورِ الٰہی کی جماعت کے لئے ازل سے مقدر ہیں۔

یہ خصوصی شمارہ کی اشاعت اس مقصد کے حصول کے لئے ایک اہم سنگ میل ثابت ہو۔ آمین۔

والسلام؛ خاکسار **زین الدین حامدؔ**

(ناظم دارالقضاء قادیان وسابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ بھارت کو سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سال 2025ء کو ”اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم“ کے عنوان سے منانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، اور اسی بابرکت عنوان کے تحت رسالہ انصار اللہ کا خصوصی شمارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

امتِ مسلمہ کے عروج و زوال کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دور میں کامیابی صرف اُنہیں کو ملی جنہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگیوں کا چراغ بنایا۔ اور جب بھی اس چراغ کو بجھایا گیا، تاریکی نے انہیں نگل لیا۔

مجلس انصار اللہ کے بزرگ اراکین اپنی زندگی کے ایسے حصے میں ہیں جہاں دنیا کے ہنگامے دھندلا جاتے ہیں اور آخرت کی تیاری سب سے بڑی ترجیح بن جاتی ہے۔ ایسے میں اگر کوئی سب سے قیمتی سرمایہ ہوسکتا ہے تو وہ حضورؐ کی سیرت کو دل میں بسا کر اور اسے عملی جامہ پہنا کر دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ یہی کامیاب زندگی کا حقیقی راز ہے۔

کاش ہم سب اس موقع کو محض تقاریب و عنوانات تک محدود نہ رکھیں بلکہ دلوں میں یہ عزم پیدا کریں کہ باقی ماندہ زندگی کا ہر دن حضورؐ کے رنگ میں ڈھل جائے۔

میری دلی دعا ہے کہ یہ شمارہ ہمارے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چنگاری بھڑکا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و اطاعت میں زندگی گزارنے اور اُسی حال میں خدا کے حضور حاضری کی سعادت عطا فرمائے اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین۔

والسلام؛ آپ کا مخلص **عطاء المجیب لونؔ**

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

**اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنائیں!**

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

فرماتے ہیں:

’’تمام دنیا کی فتح حسن خلق پر مبنی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں دعا کے بعد سب سے زیادہ قوی ہتھیار حسن خلق کا ہتھیار تھا۔ آپ ایسا ہونے کی کوشش کریں اگر آپ نے اخلاق محمد رسول اللہؐ سے سیکھے اور ویسے بنانے کی کوشش کی تو آپ تو کیا آپ کے غلاموں کا بھی خدا خریدار بن جائے گا!‘‘

(از نصائح بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ یوایس دے 1994ء)

(بحوالہ: خطبہ جمعہ 13 رمئی 1994ء)

قارئین کی آراء

رسالہ انصاراللہ کے اس کالم میں ہم اپنے معزز قارئین کے دلوں کی آواز، قیمتی آراء، مخلصانہ تجاویز اور فکر انگیز تحریروں کو جگہ دیتے ہیں۔ اگر آپ رسالہ انصاراللہ کے کسی مضمون یا شمارے پر اپنی رائے دینا چاہتے ہیں، تو آپ کی کاوش کا خیر مقدم ہے! تحریر جامع اور مختصر اور شائستہ زبان میں ہو۔

**محترم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان):**

’’تحریر ہے کہ ماہنامہ رسالہ انصار اللہ باقاعدگی سے ملتا ہے (جزاکم اللہ)۔ یہ رسالہ نہایت دلکش، دیدہ زیب ظاہری باطنی خوبصورتی کا حامل ہے۔ گویا ایک گلستان ہے جس میں طرح طرح کے پھول کو بڑے طریقے سے سجا کر رکھا گیا ہو۔ اور اسکے چاروں اور سرسبز وشاداب پودے اسے گھیر کر ایک نہایت دلفریب منظر پیش کرتے ہوں۔
یہ رسالہ ایک مائدہ سے کم نہیں جسمیں طرح طرح کے لذیذ پکوان کو پروسا گیا ہو۔ خطبات جمعہ کے خلاصے، درس القرآن، درس حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فرمودات اور دیگر اہم مضامین کے مطالعہ سے قلبی بشاشت حاصل ہوتی ہے۔ علم وعرفان کے نور سے سینہ منور ہوتا ہے۔ غرض کہ یہ مختصر رسالہ روحانی خزائن سے پُر ہوتا ہے۔ خاکسار آپ اور مجلس کا شکرگزار ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ حضور انور کا سلطان نصیر بنائے۔ آمین۔‘‘

(مکتوب بحوالہ: اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان: 920/ 06.07.25)

**مکرم تنویر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد)**

عرض ہیکہ رسالہ انصار اللہ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ نہایت دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل یہ رسالہ نہ صرف انصار اراکین بلکہ پوری جماعت کے لیے باعثِ استفادہ ہے اور حقیقی معنوں میں خلافت کے سلطان نصیر کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ مختصر اور متنوع مضامین اس قدر دلچسپی سے بھرپور ہوتے ہیں کہ احساس ہی نہیں ہوتا کب پورا رسالہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس روحانی مائدہ کی تیاری میں مصروف تمام احباب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔۔ آمین۔ (محررہ 2رجولائی 2025ء)

از مکتوباتِ احمد

# بعد نماز عشاء تین سو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے!

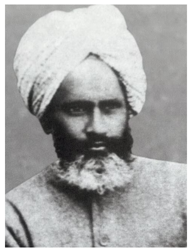

حضرت چوہدری رستم علی صاحبؓ

کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے **براہین احمدیہ** کی خریداری کے سلسلہ میں ہوا اور یہ 1884ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقات اور مراسلات کا سلسلہ مضبوط اور وسیع ہوتا گیا۔

1884ء میں چوہدری صاحب خاص شہر جالندھر میں محرر پیشی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو لفافہ اس طرح پر لکھا کرتے تھے:۔

**'بمقام جالندھر خاص۔ محکمہ پولیس۔**
**بخدمت مشفقی مکرمی منشی رستم علی صاحب**
**محرر پیشی محکمہ پولیس کے پہنچے'**

اس وقت آپ کا عہدہ سارجنٹ تھا۔ (عرفانی)

پوسٹ کارڈ از طرف خاکسار غلام احمدؑ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔
بعض اوقات یہ عاجز بیمار ہو جاتا ہے۔
اس لئے ارسال جواب سے قاصر رہتا ہے۔
آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔
**خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔**
**بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں۔**
**اگر تین سو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے**
**اور بعد نماز صبح اگر ممکن ہو تو تین سو مرتبہ استغفار کا ورد رکھیں۔**

والسلام؛ خاکسار

غلام احمد عفی عنہ

18/ستمبر 1884ء

(ماخوذ از **مکتوبات احمد**۔ جلد2۔ ص458)

# یہ ہے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ کی سنت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

| | |
|---|---|
| * اَلمَعْرِفَۃُ رَأسُ مَالِی | معرفت میرا سرمایہ ہے |
| * وَالعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِی | اور عقل میرے دین کی بنیاد |
| * وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ | اور محبت میری اساس |
| * وَالشَّوقُ مَرْکَبِیْ | اور شوق میری سواری |
| * وَذِکرُ اللّٰہ اَنِیسِیْ | اور ذکر الٰہی میرا مونس |
| * وَالثِّقَۃُ کَنْزِی | اور وثوق میرا خزانہ |
| * وَالْحُزْنُ رَفِیْقِی | اور غم میرا رفیق |
| * وَالعِلمُ سِلَاحِیْ | اور علم میرا ہتھیار |
| * وَالصَّبْرُ رِدَائِی | اور صبر میری چادر |
| * وَالرِّضَاءُ غَنِیمَتِی | اور رضا میری غنیمت |
| * وَالعَجزُ فَخْرِی | اور عاجزی میرا فخر |
| * وَالزُّھْدُ حِرْفَتِی | اور زھد میرا پیشہ |
| * وَالیَقِینُ قُوَّتِی | اور یقین میری قوت |
| * وَالصِّدْقُ شَفِیعِی | اور صدق میرا شفیع |
| * وَالطَّاعَۃُ حَسْبِی | اور اطاعت الٰہی میرا حسب |
| * وَالْجِھَادُ خُلُقِی | اور جہاد میرا خلق |
| * وَقُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃِ | اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے |
| * وَثَمَرَۃُ فُؤَادِی فِی ذِکْرِہٖ | اور ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے |
| * وَغَمِّی لِاَجَلِ اُمَّتِی | اور میرا غم میری امت کے لئے |
| * وَشَوْقِی اِلٰی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ | اور میرا شوق اپنے رب عزوجل کی طرف ہے |

(الشفاء لقاضی عیاض بن موسیٰ صفحہ 81)

# درود شریف: نبی اکرم ﷺ کے احسانات کا اقرار

**بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار — پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفی نبیوں کا سردار**

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

**فَصَلُّوْا عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ الْمُحْسِنِ الَّذِیْ ھُوَ مَظْھَرُ صِفَاتِ الرَّحْمٰنِ الْمَنَّانِ**

(اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمٰن و منّان کی صفات کا مظہر ہے۔ (اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵-۶)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدِ نظر رکھ کر درود شریف پڑھو!

حضرت اقدس مسیح موعودؑ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے، بکثرت پڑھو، نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدِ نظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔“

(ریویو آف ریلیجنز جنوری 1904ء صفحہ 14-15)

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٖ

اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ دُرود بھیجتا رہ۔
اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

## درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے کہ جو آنحضرت ﷺ نے ہم پر کیا۔ اور احسان کا اقرار انسان کے لئے از حد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہو سکتی جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام صفائی اعمال میں احسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں۔ تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانوں کے لئے آپ کے احسان مند ہوں۔ اور پھر ہمارے اعمال میں پاکیزگی پیدا ہو...

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور میں کہنا چاہئے کہ ہم تو ان کا کچھ بدلہ نہیں دے سکتے۔ تو ہی ان کا عوض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دے۔ اور اس کا اجر آپ کو عطا فرما۔ یہی درود کا مطلب ہے۔“ (الفضل۔ 11 دسمبر 1925ء)

# درود شریف کے برکات

حضرت مولانا غلام رسول صاحب رجیکیؓ

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ سُبْحَانَہٗ وَالثَّنَآءِ عَلَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد وثناء کرے، پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسبِ منشاء دعا کرے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو وحی درود شریف کے متعلق نازل ہوئی وہ یہ ہے:

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَلصَّلَاۃُ ھُوَ الْمُرَبِّیْ، اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ، وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ۔

یعنی محمد اور آلِ محمد پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کر کے ترقی اور کمال بخشنے والا ہے۔ میں تجھے بلند کرونگا۔ میں اپنی طرف سے تجھے محبت کا خلعت پہناؤنگا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ ترجمہ خود فرمایا اور اس کے ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے انسان عیسیٰ بلکہ موسیٰ کا مقام پاسکتا ہے جس کا ثبوت میں تیرے وجود کو بناؤں گا (براہین احمدیہ صفحہ 239) پھر حقیقۃ الوحی کے صفحہ 128 پر فرماتے ہیں:-

''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بغیر وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَابْتَغُوْۤا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (اس کی طرف وسیلہ طلب کرو) تب ایک مدّت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں:

ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یعنی یہ اس کی وجہ سے ہے جو تم نے محمدؐ پر درود بھیجا ہے۔

## درود شریف اور قبولیت دعا

درود شریف پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں منجملہ دیگر فوائد کے ایک یہ بھی ہے کہ درود شریف کی دعا چونکہ قبول شدہ دعا ہے اس لئے اگر اپنی ذاتی دعا سے پہلے اور پیچھے اسے پڑھ لیا جائے تو یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے معنوں میں قبولیت دعا کے لئے بہت بھاری ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ بنی نوع انسان کی شفقت کی وجہ سے ہر ایک انسان کی زندگی کے بہترین دینی و دنیوی مقاصد کے حصول کے خواہاں ہیں اس لئے آپ ہی کے مقاصد میں اگر اپنے مقاصد کو بھی شامل کر کے درود شریف پڑھا یا جائے تو یہ امر بھی قبولیت دعا اور حصولِ مقاصد کے معنوں میں نہایت مفید ہے کوئی مشکل امر جو حاصل نہ ہوسکتا ہو درود شریف پڑھنے سے اس صورت میں حاصل اور حل ہوسکتا ہے کہ درود شریف پڑھنے سے جو دس گنا ثواب جزا کے طور پر ملتا ہے اس ثواب کو مشکل کے حل ہونے کی صورت میں جذب کیا جائے اس طرح ضرور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

(از حیات قدسی۔ حصہ پنجم۔ ص150، 151)

# تازہ ارشادات
## حضرت امیرالمؤمنین
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

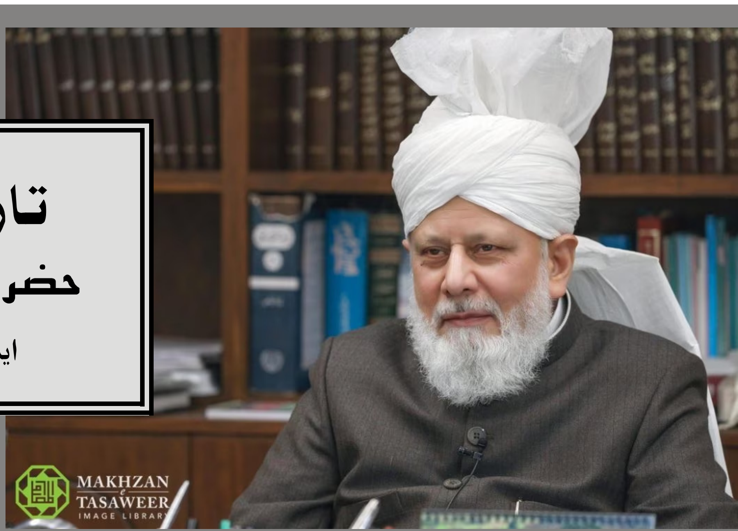


## عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت

**"12ربیع الاوّل...** جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کا دن ہے اور یہ دن مسلمانوں کا ایک حصہ بڑے جوش وخروش سے مناتا ہے... برصغیر میں بھی بعض بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ بعض لوگ جو ہمارے معترضین ہیں، مخالفین ہیں، ان کا ایک یہ اعتراض بھی ہوتا ہے۔ مجھے بھی لکھتے ہیں، احمدیوں سے بھی پوچھتے ہیں کہ

**احمدی کیوں یہ دن اہتمام سے نہیں مناتے؟**

تو اس بارہ میں آج مَیں کچھ کہوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں کیا ارشادات فرمائے؟ (وہ بیان کروں گا) جن سے واضح ہوگا کہ اصل میں احمدی ہی ہیں جو اس دن کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے پہلے مَیں یہ بھی بتا دوں کہ مولود النبیؐ جو ہے، یہ کب سے منانا شروع کیا گیا۔ اس کی تاریخ کیا ہے؟

**مسلمانوں میں بھی بعض فرقے میلاد النبیؐ کے قائل نہیں ہیں۔**

اسلام کی پہلی تین صدیاں جو بہترین صدیاں کہلاتی ہیں ان صدیوں کے لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو محبت پائی جاتی تھی وہ انتہائی درجہ کی تھی اور وہ سب لوگ سنت کا بہترین علم رکھنے والے تھے اور سب سے زیادہ اس بات کے حریص تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت اور سنت کی پیروی کی جائے۔ لیکن اس کے باوجود تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ

**کسی صحابیؓ یا تابعی جو صحابہؓ کے بعد آئے، جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوا تھا، کے زمانے میں عید میلاد النبیؐ کا ذکر نہیں ملتا۔**

وہ شخص جس نے اس کا آغاز کیا، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح تھا۔ جس کے پیروکار فاطمی کہلاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

## اے محمدؐ! اے حبیبِ کردگار!

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

| | |
|---|---|
| اے محمدؐ! اے حبیبِ کردگار! | میں ترا عاشق، ترا دلدادہ ہوں |
| گو ہیں قالب دو مگر ہے جان ایک | کیوں نہ ہو ایسا کہ خادم زادہ ہوں |
| اے مرے پیارے! سہارا دو مجھے | بیکس و بے بس ہوں خاک اُفتادہ ہوں |
| جنتِ فردوس سے آیا ہوں میں | تشنہ لب آئیں کہ جامِ بادہ ہوں |
| میری اُلفت بڑھ کے ہر اُلفت سے ہے | تیری رہ میں مرنے پر آمادہ ہوں |

(از صفحہ 19...)

### سب سے پہلے جن لوگوں نے میلاد النبی ﷺ کی تقریب شروع کی وہ باطنی مذہب کے تھے۔

اس کا تعلق باطنی مذہب کے بانیوں میں سے تھا۔ باطنی مذہب یہ ہے کہ شریعت کے بعض پہلو ظاہر ہوتے ہیں، بعض چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی یہ اپنی تشریح کرتے ہیں۔ ان میں دھوکے سے مخالفین کو قتل کرنا، مارنا بھی جائز ہے اور بہت ساری چیزیں ہیں اور بے انتہا بدعات ہیں جو انہوں نے اسلام میں داخل کی ہیں اور ان ہی کے نام سے منسوب کی جاتی ہیں۔ پس سب سے پہلے جن لوگوں نے میلاد النبی ﷺ کی تقریب شروع کی وہ باطنی مذہب کے تھے اور جس طرح انہوں نے شروع کی وہ یقیناً ایک بدعت تھی۔ مصر میں ان کی حکومت کا زمانہ 362 ہجری بتایا جاتا ہے...

بہر حال ہم دیکھیں گے کہ اس زمانے کے امام نے جن کو اللہ تعالیٰ نے حکم اور عدل کرکے بھیجا ہے انہوں نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا۔

### ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مولود خوانی پر سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ:

**"آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولویوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں"۔** (ملفوظات جلد سوم صفحہ 160-159۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ 13 / مارچ 2009ء)

محبت کیا ہے کچھ تم کو خبر بھی ہے؟ سنو مجھ سے!

از تحریرات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

# عکاشہ! قسمت نے تجھ پر کیا ہی کرم کیا ہے!

(اس مضمون میں شامل تمام عناوین قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر ادارہ نے اپنی طرف سے درج کیے ہیں۔ اصل کتاب میں یہ عناوین موجود نہیں ہیں۔)

نظر آ رہا ہے وہ جلوہ حسن ازل کا شمعِ حجاز میں  کہ کوئی بھی اب تو مزا نہیں رہا قیس، عشقِ مجاز میں! (کلامِ محمود)

## ایک دن

صحابہ کی مجلس لگی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’اگر کسی شخص سے غلطی ہو جائے تو بہتر یہی ہوتا ہے کہ اس دنیا میں اس کا ازالہ کر دے تا کہ خدا کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ اگر میرے ہاتھ سے نادانستہ طور پر کسی کا حق مارا گیا ہو تو وہ مجھ سے اپنا حق مانگ لے۔ اگر بے جانے بوجھے مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو آج وہ مجھ سے بدلہ لے لے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہوں...‘

## ایک صحابی آگے بڑھے*

اور اُنہوں نے کہا: ’یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک دفعہ تکلیف پہنچی تھی۔ جنگ کی صفیں تیار ہو رہی تھیں کہ آپ صف میں سے ہو کر آگے بڑھے اُس وقت آپ کی کہنی میرے جسم کو لگ گئی تھی۔ چونکہ آپ نے فرمایا کہ بے جانے بوجھے بھی اگر کسی کو نقصان پہنچا ہو تو مجھ سے بدلہ لے لے تو میں چاہتا ہوں کہ اس وقت آپ سے اس تکلیف کا بدلہ لے لوں۔‘

## صحابہؓ کی حالت

وہ صحابہ جو غم کے سمندر میں ڈوب رہے تھے یکدم اُن کی حالت میں تغیر پیدا ہوا۔ ان کی آنکھوں میں سے خون ٹپکنے لگا اور ہر شخص یہ محسوس کرتا تھا کہ یہ شخص جس نے ایسے موقع پر بجائے نصیحت حاصل کرنے کے اس قسم کی بات چھیڑ دی ہے سخت سے سخت سزا کا مستحق ہے مگر اس صحابی نے پرواہ نہ کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھیک کہتے ہو تمہارا حق ہے کہ بدلہ لو اور آپ نے کروٹ بدلی اور اپنی پیٹھ اُس کی طرف کر دی اور فرمایا: لو میرے کہنی مار لو۔

## اس صحابی کا مطالبہ

اس صحابی نے کہا: یا رسول اللہ! جب میرے کہنی لگی تھی اُس وقت میرا جسم ننگا تھا کیونکہ میرے پاس کرتہ نہ تھا کہ میں اُسے پہنتا۔ آپ نے فرمایا: میرا کرتہ اُٹھا دو اور ننگے جسم پر کہنی مار کر اپنا بدلہ لے لو۔

←

* سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متعدد کتب میں اس واقعہ کے راوی صحابی کا نام حضرت عُکاشہؓ بن محصن بیان ہوا ہے۔ چنانچہ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ (صفحہ 667 تا 668) میں بھی یہی نام مذکور ہے۔ (ادارہ)

**اُس صحابی نے آپ کا کرتہ اٹھایا اور کانپتے ہوئے ہونٹوں اور آنسو بہاتی آنکھوں سے جھک کر آپ کی کمر کو بوسہ دیا۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا؟

اس نے جواب میں کہا: ''یارسول اللہ! جب آپ فرماتے ہیں کہ آپ کی موت قریب ہے تو آپ کو چھونے اور پیار کرنے کے مواقع ہمیں کب تک ملیں گے۔ بیشک جنگ کے موقع پر مجھے آپ کی کہنی لگی تھی لیکن کسی کے دل میں اُس کہنی لگنے کا بدلہ لینے کا خیال بھی آسکتا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آج مجھ سے بدلہ لے لوتو چلو اس بہانہ سے میں آپ کو پیار ہی کرلوں''۔

وہی صحابہ جن کے دل غصہ سے خون ہو رہے تھے اس بات کو سن کر ان کے دل اس حسرت سے بھر گئے کہ کاش! یہ موقع ہم کو نصیب ہوتا! (ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن۔ص 351،352)

## زہے خوش نصیب!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

''جو جنت میں میرا ساتھی دیکھنا چاہتا ہے
وہ اس بوڑھے شخص کو دیکھ لے۔''

پس مسلمان اٹھے اور حضرت عُکاشہ کا ماتھا چومنے لگے اور ان کو مبارکباد دینے لگے کہ تو نے بہت بلند مقام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو پالیا۔ (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 429 تا 431 کتاب علامات النبوۃ حدیث 14253 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

(بحوالہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرمودہ خطبہ جمعہ یکم جون 2018ء)

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

## صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''**رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔** جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تو وہ ثابت قدم رہے اور اپنی جان پر کھیل کر آپ ﷺ کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے۔ اس روز آٹھ افراد نے آپؐ کے دستِ اقدس پر موت کی بیعت کی۔ ان بیعت کرنے والے خوش نصیبوں کے جو اسماء روایات میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سہل بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابودُجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حارث بن صِمّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حُباب بن مُنذِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ **ان میں سے کوئی بھی شہید نہیں ہوا۔**

(اصابہ جزء 3 صفحہ 431 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 198 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 12 /جنوری 2024ء)

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے!

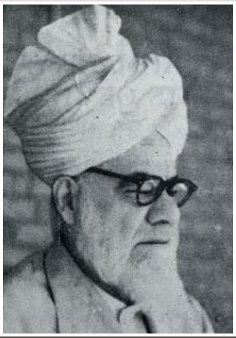

ازقلم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

# میں نے ہمیشہ یوں محسوس کیا کہ گویا وہ سائل میں ہی ہوں!

احمد یہی دعا ہے کہ روزِ جزا نصیب　　تجھ کو نبیؐ کریم کا قرب و جوار ہو! (کلامِ بشیر)

## مطالعہ حدیث

’’میں نہیں جانتا کہ اس کی وجہ کیا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مجھے بچپن سے حدیث کے علم کے ساتھ ایک قسم کا فطری لگاؤ رہا ہے اور جب کبھی بھی میں کوئی حدیث پڑھتا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شامل ہو کر حضور کے مقدس کلام سے مشرف ہو رہا ہوں۔ میرا تخیّل مجھے آج سے چودہ سو سال قبل مکّہ مکرمہ کی مسجد حرام اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی اور حرمین شریفین کی گلیوں اور عرب کے صحرائی راستوں میں پہنچا کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی صحبت اور معنوی رفاقت کا لُطف عطا کر دیتا ہے اور پھر میں کچھ وقت کے لئے دنیا سے کھویا جا کر اس فضا میں سانس لینے لگتا ہوں جس میں ہمارے محبوبؐ آقا نے اپنی خداداد نبوت کے تیئیس ۲۳ مبارک سال گزارے۔

## ایک وجد آفریں واقعہ

لیکن غالباً جس حدیث نے میرے دل اور دماغ پر سب سے زیادہ گہرا اور سب سے زیادہ وسیع اثر پیدا کیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے ارشاد سے تعلق رکھتی ہے جس میں فقہ اور علم کلام کا تو کوئی عنصر شامل نہیں مگر میرے ذوق میں وہ اسلام اور روحانیت کی جان ہے۔

## ’’یارسول اللہ قیامت کب آئے گی‘‘؟

روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ ایک غریب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ماتھے پر عبادت اور ریاضت کا تو کوئی نشان نہیں تھا مگر اس کے دل میں محبت رسول کی ایک چنگاری تھی جس نے اس کے سینہ میں ایک مقدس چراغ روشن کر رکھا تھا۔ اُس نے قربِ رسالت کی دائمی تڑپ کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ ’’یارسول اللہ قیامت کب آئے گی‘‘؟

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پیارا جواب

آپ نے فرمایا تم قیامت کا پوچھتے ہو کیا اس کے لئے تم نے کوئی تیاری بھی کی ہے؟ اس نے دھڑکتے ہوئے دل اور کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے عرض کیا۔ ’’میرے آقا! نماز روزے کی تو کوئی خاص تیاری نہیں لیکن میرے دل میں خدا اور اس کے رسول کی سچی محبت ہے‘‘۔ آپ نے اسے شفقت کی نظر سے دیکھا اور فرمایا:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

یعنی پھر ’’تسلی رکھو کہ خدائے وَدُود کسی محبت کرنے والے شخص کو اس کے محبوب سے جدا نہیں کرے گا‘‘۔

←

## ایک حقیقت افروز جائزہ

یہ حدیث میں نے بچپن کے زمانہ میں پڑھی تھی۔لیکن آج تک جو میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گیا ہوں۔میرے آقا کے یہ مبارک الفاظ قطب ستارے کی طرح میری آنکھوں کے سامنے رہے ہیں اور میں نے ہمیشہ یوں محسوس کیا کہ گویا میں نے ہی رسول خدا سے یہ سوال کیا تھا اور آپ نے مجھے ہی یہ جواب عطا فرمایا اور اس کے بعد میں اس نکتہ کو کبھی نہیں بھولا۔کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ سب برحق ہے۔مگر دل کی روشنی اور روحانیت کی چمک خدا اور رسول کی سچی محبت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔اگر انسان کو یہ نعمت حاصل ہو جائے تو ظاہری عمل زندگی کی روح سے معمور ہو کر اس کے پیچھے پیچھے بھاگا آتا ہے لیکن اگر انسان کو یہ نعمت حاصل نہ ہو تو پھر خشک عمل ایک مردہ لاش سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا جو ظاہر پرست لوگ اپنے سینوں سے لگائے پھرتے ہیں۔

خدا جانتا ہے کہ اسی محبت رسول کے جذبہ کے ماتحت میں نے یہ رسالہ لکھا ہے تا اگر خدا کو منظور ہو تو اس کے پڑھنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت کی چنگاری پیدا ہو جو ہر نیک عمل کی روح اور ہر اعلیٰ خلق کی جان ہے اور وہ اپنے محبوب آقا کے ارشادات کو دلی شوق و ذوق سے سنیں اور اپنے لئے حرز جان بنائیں اور خود میرے واسطے بھی وہ بخشش اور مغفرت اور شفاعتِ رسول کا موجب ہو۔آمین، یا ارحم الراحمین۔"

(از پیش لفظ کتاب چالیس جواہر پارے)

اس مضمون میں شامل تمام عناوین ادارہ نے اپنی طرف سے درج کیے ہیں۔(ادارہ)

**مَنْ رَجُلٌ یَشْرِیْ لَنَا نَفْسَهٗ؟**

(کوئی ہے جو ہمارے لیے خود کو بیچ دے؟)

صدق کو جب پایا اصحابِ رسول اللہ نے
اُس پہ مال و جان و تن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار

## اُس کے قدموں کی خاک تلے میں اپنی جنت پاؤں گا!

(جنگ احد کے واقعات میں مذکور ہے) ایک وقت جب قریش کے حملہ کی ایک غیر معمولی لہر اٹھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کون ہے جو اس وقت اپنی جان خدا کے رستے میں نثار کردے؟" ایک انصاری کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ اور چھ اور انصاری صحابی دیوانہ وار آگے بڑھے اور ان میں سے ایک ایک نے آپؐ کے اردگرد لڑتے ہوئے جان دے دی۔

اس پارٹی کے رئیس زیاد بن سَکَن تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دھاوے کے بعد حکم دیا کہ "زیادؓ کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ"۔

لوگ اٹھا کر لائے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا۔اس وقت زیادؓ میں کچھ کچھ جان تھی مگر وہ دم توڑ رہے تھے۔

**اس حالت میں انہوں نے بڑی کوشش کے ساتھ اپنا سر اٹھایا اور اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دے دی۔**

(بحوالہ سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 496)

از کلام شاعر

اِک میں بھی تو ہوں یاربّ، صیدِ تہ دام اُس کا
دل گاتا ہے گن اُس کے لب جپتے ہیں نام اُس کا

از کلام شاعر

اُس نام کا پلو پکڑے پکڑے اس دنیا تک جاؤں گا
اُس کے قدموں کی خاک تلے میں اپنی جنت پاؤں گا
ہردم۔نذرالاسلام۔مرے مرشد کا نام محمدؐ ہے!



(از پیش لفظ کتاب چالیس جواہر پارے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

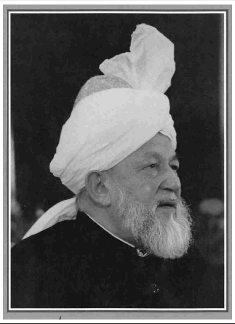

# محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سنوارے دل، جن کا خریدار خود خدا ہے!

تو نے مجھے خرید لیا اِک نگہ کے ساتھ ۔۔۔ اب تو ہی تو ہے تیرے سوا میں ہوں کالعدم! (کلامِ طاہر)

**''ظاہر بن حرام''** ایک دیہاتی تھا جو نہایت ہی بدصورت اور مکروہ صورت اور اس کے علاوہ اس کے کپڑے بھی گندے، دیہاتی کھیتوں میں کام کرنے والے کے جسم میں سے پسینے کی بدبو بھی آتی تھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت پیار تھا جب بھی آتا تھا کوئی تھوڑی سی سبزی، کوئی ایک گاؤں کا پھل تحفہ اٹھا کر لے آیا کرتا تھا۔

**ایک دفعہ** وہ کھڑا تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ کسی نے پیار سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے ہیں اور اس نے حیرت سے پوچھا اور اس نے اپنا جسم ساتھ رگڑنا شروع کیا پہچاننے کی غرض سے گویا پہچان پا رہا ہے کہ کون ہے اور ساتھ ساتھ باتیں کرتا جاتا تھا کہ یہ ہوگا وہ ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی طرح اپنے ہاتھوں سے اس کی آنکھیں بند کئے پاس کھڑے رہے اور وہ منہ سے بولا نہیں جسم رگڑتا رہا گویا پہچاننے کی کوشش کر رہا ہے اور مقابلہ پیار کا اظہار جس طرح بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا بچے ماؤں سے لپٹ کے رگڑتے ہیں اپنے آپ کو۔

بعض دفعہ بلی کے بچوں کو آپ نے پیار سے دیکھا ہوگا بستر میں ٹھس کے وہ اپنے بدن کو خوب رگڑتے ہیں پیار سے۔ یہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شروع کیا ہوا تھا اور آپؐ خاموش کھڑے اس کے نخرے برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ اعلان کیا کہ:

## 'ہے کوئی غلام خریدنے والا۔ میں ایک غلام بیچتا ہوں؟'

تب اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عجز کے ساتھ یہ کہا: **یا رسول اللہؐ! اس بدصورت، بے قیمت انسان کو کون خریدے گا'**

آپؐ نے فرمایا: **'دیکھو میرا خدا، آسمان کا خدا تمہارا خریدار ہے۔ محمدؐ بیچ رہا ہے یہ غلام۔ ان بندوں کو کیا پتہ کہ تمہاری کیا قیمت ہے۔ میرے اللہ کے نزدیک تمہاری بہت قیمت ہے'**

اور پھر اس نے بتایا: **'یا رسول اللہ یہ کیسے ممکن تھا کہ میں آپ کو پہچان نہ لیتا۔ مجھ سے یہ پیار کا سلوک اور کر کون سکتا تھا۔ ایک ہی تھا اور وہ محمد مصطفیٰؐ تھے۔ پس میں جانتا تھا اور میں سوچتا تھا کہ اس سے بہتر اور کون سا موقع مجھے میسر آئے گا کہ اپنے بدن کو آپ کے پاک بدن سے رگڑوں'**

پس ایک طرف غربت تھی جس میں سے بدبو بھی اٹھ رہی تھی جو بدصورتی کا مظہر تھی ہر دنیا کے لحاظ سے برائی اس میں پائی جاتی تھی ایک طرف حسن و خوبی کا وہ پیکر کہ اس سا کوئی پیکر کبھی ایسا حسین پیدا نہیں ہوا تھا یہ امتزاج تھا اعلیٰ اور ادنیٰ کا۔ اس طرح خدائی بندوں سے ملتی ہے۔ اس طرح خدا کے مظہر دنیا میں خدا کے پیار اور محبت کو خدا کے بندوں میں منتقل کیا کرتے ہیں اگر آپ نے اخلاق محمد رسول اللہؐ سے سیکھے اور ویسے بنانے کی کوشش کی تو آپ تو کیا آپ کے غلاموں کا بھی خدا خریدار بن جائے گا!

(از خطبہ جمعہ 13 مئی 1994ء)

## محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے!

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

| | |
|---|---|
| محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے | کہ وہ کوئے صنم کا راہنما ہے |
| مرا دل اس نے روشن کردیا ہے | اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے |
| ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو! | تمھارے سر پہ سورج آگیا ہے |
| زمین و آسماں ہیں اس پہ شاھد | جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے |
| مرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمدؐ | مرے دل کا یہی اک مدعا ہے |
| اسی کے عشق میں نکلے مری جاں | کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے |
| مجھے اس بات پر ہے فخر محمود | مرا معشوق محبوبِ خدا ہے |
| محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ | ہماری جان و دل جس پر فدا ہے |
| محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے | محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے |
| ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ | کہ وہ شاہنشاہِ ہر دوسرا ہے |
| اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں | وہی آرام میری روح کا ہے |
| خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا | وہی اک راہِ دیں کا رہنما ہے |

(کلامِ محمود)

## واقعہ اسراء میں نبیوں کی امامت سے مراد

حضرت مصلح موعودتحریر فرماتے ہیں:

’’اور یہ جو دکھایا گیا کہ آپ نے سب نبیوں کی امامت کرائی اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپؐ کا سلسلہ عربوں سے نکل کر دوسری اقوام میں بھی پھیلنے والا ہے اور سب انبیاء کی امتیں اسلام میں داخل ہوں گی اور یہ اشاعت مدینہ میں جانے کے بعد ہوگی اور اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کو بیت المقدس کے علاقہ کی حکومت دی جائے گی۔‘‘ (تفسیر کبیر سورہ اسراء۔ صفحہ 294)

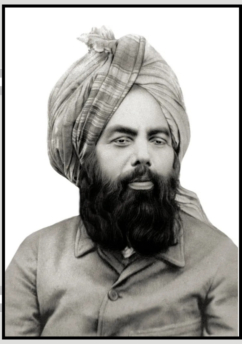

## آنحضور ﷺ پر ایک پادری کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات

از تحریرات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### ’’اس جاہل گمراہ کا شکست دینا کونسی بڑی بات ہے جو انسان کو خدا بناتا ہے!‘‘

### قیصر روم نے کہا تھا: اگر مجھے موقع ملتا تو میں آنحضرت ﷺ کے پاؤں دھوتا!

### ’’اب اگر کچھ غیرت اور شرم ہے تو مسیح کیلئے یہ تعظیم کسی بادشاہ کی طرف سے جو اس کے زمانہ میں تھا پیش کرو اور نقد ہزار روپیہ ہم سے لو!‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پادری فتح مسیح کی ایک چٹھی موصول ہوئی، جس میں اس نے رسولِ مقبول ﷺ کی ذاتِ اقدس پر مختلف اعتراضات درج کیے تھے۔ ان کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے نہایت حکمت اور دلائل کے ساتھ تفصیلی ارشادات تحریر فرمائے۔ (از نور القرآن، حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحات 374 تا 395) ذیل میں اُن کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

### حضرت عائشہؓ کے نکاح پر اعتراض کا جواب

* پادری نے نو برس کی عمر کا ذکر کر کے اعتراض کیا۔
* حضورؑ نے وضاحت فرمائی کہ یہ عمر قطعی طور پر آنحضرت ﷺ کے فرمان یا وحی سے ثابت نہیں، بلکہ ایک راوی کا قول ہے۔
* عرب میں کیلنڈر اور عمر کا درست حساب نہیں رکھا جاتا تھا، اس لیے دو تین سال کا فرق ہونا معمولی بات تھی۔
* اگر نو برس بھی مان لیا جائے، تب بھی یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں کیونکہ طبی سائنس اور ڈاکٹروں کے مشاہدات کے مطابق بعض لڑکیاں سات آٹھ سال کی عمر میں بھی بالغ ہو جاتی ہیں۔

### قانونِ انگریزی کے حوالے پر اعتراض

* پادری نے انگریزی حکومت کے قوانین کو دلیل بنایا۔
* حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ قوانین عوام کی رائے اور رسم و رواج کے مطابق بنتے ہیں، یہ الہام یا وحی نہیں ہوتے، اس لیے ان میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔
* اگر قوانین کامل ہوتے تو بار بار نئے قوانین نہ بنائے جاتے۔

### بائبل کے تضادات پر سوالات

* انجیل اور توریت کے واقعات کے حوالے دے کر پادری کو چیلنج کیا کہ اگر گورنمنٹ کے قانون معیار ہے تو:
  - o انبیاء کے ہاتھوں ہزاروں بچوں کے قتل کا کیا حکم بنتا؟
  - o غیر کی کھیتی کے خوشے کھانے پر کیا سزا ہوتی؟
  - o انجیر کے درخت سے بغیر اجازت پھل توڑنے کی سزا کیا بنتی؟
  - o دو ہزار بیگانہ سوروں کو ہلاک کرنے پر کیا تعزیر دی جاتی؟

### ان مثالوں سے واضح کیا کہ پادری کا اعتراض خود بائبل کی روشنی میں باطل اور غیر معقول ہے۔

نیز حضرت اقدسؑ نے:

* پادری کے تمام اعتراضات کو حدیث و تاریخ کے دلائل سے رد کیا۔
* حضور ﷺ کی عظمت کو قیصر روم کے اعترافات اور تاریخی شواہد سے نمایاں کیا۔
* حضرت عیسیٰؑ کے مقابلے میں آنحضرت ﷺ کی برتری کو سیاسی و روحانی دونوں پہلوؤں سے ثابت کیا۔ ←

## * پادری کو کھلے عام چیلنج دیا کہ

''اب اگر کچھ غیرت اور شرم ہے تو مسیح کیلئے یہ تعظیم کسی بادشاہ کی طرف سے جو اس کے زمانہ میں تھا پیش کرو اور نقد ہزار روپیہ ہم سے لو!''

## پادری کے ایک اور اعتراض کا جواب

* پادری فتح مسیح نے کہا کہ نو برس کی لڑکی سے نکاح کرنا زنا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمدؑ نے فرمایا کہ:

o یہ بات انجیل سے ثابت نہیں۔

o ایسی باتیں شیطانی تعصب کے تحت کی جاتی ہیں۔

o اسی طرح آنحضرت ﷺ پر زنا کی تہمت لگانا اور حضرت عیسیٰؑ کو ولد الزنا کہنا، دونوں خبیث لوگوں کے افتراءات ہیں۔

## حضرت سودہؓ کے نکاح کا معاملہ

*** پادری نے اعتراض کیا کہ آنحضرت ﷺ نے سودہؓ کو بڑھاپے میں طلاق دینا چاہی۔**

حضورؑ نے وضاحت کی:

o اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت سودہؓ نے خود اپنے دل میں اندیشہ کیا اور از خود اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی۔

o معتبر احادیث (نیل الاوطار، ترمذی، ابن سعد وغیرہ) سے یہی ثابت ہے۔

o آنحضرت ﷺ کی طرف سے ایسا کوئی ارادہ ظاہر نہیں ہوا۔

o اگر بالفرض ایسا ارادہ ہوتا تب بھی یہ کوئی عیب نہیں، کیونکہ تعلقاتِ زوجیت کی بنیاد فطری میلان پر ہے، اور طلاق دینا شرعی واخلاقی طور پر جائز ہے۔

## اگر آنحضرت ﷺ انگریزی حکومت میں ہوتے تو؟

* پادری نے کہا اگر آنحضرتؐ انگریزی حکومت میں ہوتے تو آپؐ کو سزا دی جاتی۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

o یہ حکومت حضور ﷺ کو عزت دیتی جیسا کہ قیصر روم نے آپؐ کی تعظیم کا اعتراف کیا تھا۔

## قیصر روم نے کہا تھا: 'اگر مجھے موقع ملتا تو میں آنحضرت ﷺ کے پاؤں دھوتا۔' (صحیح بخاری)

o اس کے برعکس حضرت عیسیٰؑ کو ہیرودیس اور پلاطوس نے مجرم کی طرح حوالات میں رکھا، کوئی بادشاہ ان کے خادم بننے کا شرف حاصل کرنے کا خواہشمند نہ ہوا۔

o آج بھی برصغیر میں مسلمان امیروں کو عزت دی جاتی ہے تو سید المرسلین ﷺ کی شان کا حال کیا ہوگا۔

## قیصر روم اور کسریٰ کا واقعہ

* کسریٰ ایران نے حضور ﷺ کی گرفتاری کے لیے سپاہی بھیجے لیکن اسی رات وہ اپنے بیٹے کے ہاتھوں مارا گیا۔

* یہ آنحضرت ﷺ کا زبردست معجزہ تھا جس پر ہزاروں لوگ ایمان لے آئے۔

* اس کے مقابلے میں حضرت عیسیٰؑ کی گرفتاری اور رسوائی کا ذکر انجیل میں موجود ہے جو اُن کی نبوت کے مرتبے کو آنحضرت ﷺ سے بہت کمتر ظاہر کرتا ہے۔

## حضرت مسیحؑ کے چال چلن پر سوال

* پادری کے دعوؤں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیحؑ کے عملی کردار کے ثبوت پیش کرو۔

* ''معلوم ہو کسی کی محض باتیں اس کے اخلاق میں داخل نہیں ہوسکتیں!''

* سابقہ انبیاء کے حوالے سے بتایا کہ بنی اسرائیل کے نبیوں نے جنگوں میں لاکھوں بچوں کو قتل کیا، تو پھر صرف اسلام پر اعتراض کیوں؟

## زینبؓ کے نکاح پر اعتراض کا جواب

* پادری نے اس نکاح کو زنا قرار دیا۔

حضورؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

o منہ کی بات سے کوئی حقیقی بیٹا یا باپ نہیں بن سکتا۔

←

## متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) حقیقی وارث یا بیٹا نہیں ہوتا۔

o لہٰذا متبنّٰی کی مطلقہ سے نکاح شرعاً درست ہے۔

* پادری کو چیلنج دیا گیا کہ انجیل یا بائبل سے یہ ثابت کرے کہ منہ بولے رشتے حقیقی رشتے بن جاتے ہیں۔

* مسیح نے انجیل میں کسی جگہ نہیں کہا کہ اپنی عورت کو ماں کہنے سے اس پر طلاق پڑ جاتی ہے ...'اگر صرف منہ کے کہنے سے ماں نہیں بن سکتی تو پھر بیٹا بھی نہیں بن سکتا اور نہ باپ بن سکتا ہے۔ اب اگر کچھ حیا ہو تو مسیح کی گواہی قبول کر لو یا اس کا کچھ جواب دو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہیں دے سکو گے۔ اگرچہ فکر کرتے کرتے مر ہی جاؤ'

(نوٹ از حضرت عرفانی صاحبؓ: اس کا جواب نہ ہو سکا اور فتح مسیح مر گیا!)

## جنگ خندق کی نمازوں پر اعتراض کا جواب

* **پادری نے کہا** کہ خندق کے موقع پر چار نمازیں فوت ہوئیں۔

حضرت اقدسؑ نے وضاحت کی:

o 'قضا' کا مطلب نماز ادا کرنا ہے، ترک کرنا نہیں۔

o اصل واقعہ یہ ہے کہ صرف عصر کی نماز تنگ وقت پر ادا ہوئی۔

o جمع یا قصر کرنا شریعت میں جائز ہے۔

o بعض ضعیف روایتوں کے برخلاف صحیح حدیثیں ثابت کرتی ہیں کہ صرف عصر تاخیر سے ادا ہوئی۔

## اسلام اور مسیحیت کا تقابلی جائزہ

* **جنگی حالات** میں آنحضرت ﷺ نے نماز میں سہولت دی، جو قرآن کے اصول "دین میں حرج نہیں" (یعنی ایسی سختی نہیں جو انسان کی تباہی کا موجب ہو) کے مطابق ہے۔

* اس کے مقابلے میں انجیل کے مطابق حضرت مسیحؑ نے بعض اوقات توریت کے احکام توڑے (جیسے سبت کا لحاظ نہ رکھا، بغیر ہاتھ دھوئے کھانا وغیرہ)۔

## حواریوں پر اعتراض

* اس لیے حضرت مسیحؑ پر بھی اعتراض عائد ہو سکتا ہے۔

* **سوال اٹھایا** گیا کہ مال مسروقہ کو آپ کے مسیح کے روبرو بزرگ حواریوں کا کھانا یعنی بیگانے کھیتوں کی بالیاں توڑنا کیا یہ درست تھا؟ تو پھر اسلام پر چھوٹی سی بات پر اعتراض کیوں؟

* حضرت مسیحؑ نے پطرس کو 'شیطان' کہا لیکن پھر بھی اسے حواریوں میں رکھا، یہ تضاد ہے۔ کیوں؟

## تعددِ ازدواج پر اعتراض کا جواب

* **پادری نے کہا** کہ کئی بیویاں اور لونڈیاں رکھنا فسق و فجور ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

o حضرت داؤدؑ اور دوسرے اسرائیلی نبیوں کے ہاں بھی کثرتِ ازدواج موجود تھی اور بائبل نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔

o اگر یہ فعل حرام ہوتا تو خدا اپنے نبیوں کی سرزنش کرتا۔

o اس اعتراض کی رو سے حضرت مسیحؑ کی نسب بھی مشکوک ٹھہرتی ہے کیونکہ وہ حضرت داؤدؑ کی اولاد میں سے ہیں۔

## حضرت عائشہؓ سے محبت کے اظہار پر اعتراض کا جواب

* **پادری نے کہا** کہ آپ ﷺ کا اپنی زوجہ سے جسمانی محبت دکھانا (بدن لگانا، زبان چوسنا وغیرہ) خلافِ شرع تھا۔

جواب:

o نکاح میں سب جائز محبت کے اظہار درست ہیں۔

o یہ طبعی اور فطری جذبہ ہے اور عیب نہیں۔

o اصل اعتراض یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ نے ازدواجی تعلقات کا کوئی عملی نمونہ پیش نہ کیا، اس لیے ان کی تعلیم نامکمل رہی اور یورپ کی معاشرت بے راہ روی کا شکار ہوگئی۔ ←


K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

## ’’کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے‘‘

**دگر استاد را نامے ندانم کہ خواندم در دبستان محمدؐ** (مجھے کسی اور استاد کا نام معلوم نہیں کیونکہ میں نے محمد ﷺ کے مدرسہ سے تعلیم حاصل کی ہے۔)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’میں نے کبھی ریاضات شاقہ بھی نہیں کیں اور نہ زمانہ حال کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا اور نہ گوشہ گزینی کے التزام سے کوئی چلہ کشی کی اور نہ خلاف سنت کوئی ایسا عمل رہبانیت کیا جس پر خدا تعالیٰ کے کلام کو اعتراض ہو بلکہ میں ہمیشہ ایسے فقیروں اور بدعت شعار لوگوں سے بیزار رہا جو انواع اقسام کے بدعات میں مبتلا ہیں۔ ہاں حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ **’’کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے‘‘**۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے پس میں نے یہ طریق اختیار کیا۔‘‘ (کِتابُ الْبَرِیَّة : روحانی خزائن: جلد 13-ص195)

(از صفحہ 29...)

### عیسائی معاشرت پر تنقید

* **یورپ میں** بے لگام آزادی، بدکاری، ناجائز تعلقات اور طلاق کی کثرت اسی ناقص تعلیم کا نتیجہ ہے۔

### حضرت مسیح کی دادیوں اور نانیوں پر اعتراض

* اس کے برعکس اسلام نے اعتدال اور پاکیزگی کی تعلیم دی۔

* **مسیح کی نانی** اور دادی کے بارے میں جو سوال پیدا ہوتا ہے، اس کا کوئی تسلی بخش جواب عیسائی خود بھی نہیں دے سکتے۔

* الغرض: ’’اس جاہل گمراہ کا شکست دینا کونسی بڑی بات ہے جو انسان کو خدا بناتا ہے!‘‘

### گالی گلوچ اور تہمت کا جواب

* **پادری نے آنحضرت** ﷺ پر زنا اور فسق کی تہمت لگائی۔

حضورؑ نے فرمایا:

o ہم عدالت میں جانے کی بجائے علمی جواب دیں گے۔

* اصل وجہ یہ ہے کہ پادری صاحبان نے نبی آخر الزمان ﷺ پر زنا جیسی سخت تہمت لگائی ہے، اس لیے ان کو دیے گئے سخت الفاظ دراصل ان کی اپنی گستاخی کا جواب ہیں۔

### ہم نے بارہا چاہا کہ پادری لوگ گالیاں دینا بند کریں تاکہ مکالمہ مہذب اور علمی ہو، مگر وہ باز نہیں آتے۔

* اس پر تنبیہ کی گئی کہ اسلام کے نزدیک وہ سب سے بدتر ہے جو ایک انسان ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے۔

**آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’تم اپنے والد کو گالی نہ دو۔‘‘**

یعنی اگر کسی کے والد کو گالی دو گے تو وہ جواب میں تمہارے والد کو گالی دے گا۔

* پس گالی دینے کا آغاز کرنے والا ہی اصل ذمہ دار ہے۔ اسی اصول کے تحت فرمایا کہ

o اگر پادری حضرات آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کریں گے تو عیسائیوں کے ’’خدا‘‘ (یعنی ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ) کے بارے میں بھی جواب دیا جائے گا۔

o اسلام حضرت عیسیٰؑ کو سچا، مقدس اور خدا کا نبی مانتا ہے، نہ کہ خدا یا خدا کا بیٹا۔

* حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے (پادری نے) ہزار روپے کا اشتہار چھاپ کر دیا تھا، اس لیے جواب بھی اسی طرح عوام کے سامنے شائع ہونا چاہئے تاکہ سب دیکھ سکیں۔ ●

(تیار کردہ: ابوعطیہ)

# رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق باللہ: چند جھلکیاں!

## ہمارے پیارے آقا

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے تعلق نہایت نرالہ اور بے مثال تھا۔ اس تعلق کی عظمت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

| |
|---|
| محمدؐ عربی بادشاہ ہر دوسرا |
| کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی |
| اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں |
| کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدادانی |

(ماخوذ از چشمہ معرفت/ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301 تا 303)

الغرض، آقائے نامدار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلق باللہ کے پُرکشش اور نورانی راستے کی مکمل راہنمائی اپنی عملی زندگی سے امتِ مسلمہ کو عطا فرمائی۔ یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ذریعے یہ اعلان کروایا:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ

(آل عمران: 32) یعنی کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، تب اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

(ترجمہ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 40)

## عبادات الٰہی

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ تعلق باللہ کی دلکش اور ایمان افروز نظائر سے پُر ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادتِ الٰہی میں محو ہوتے تو بس: فَلَا تَسۡأَلۡ عَنۡ حُسۡنِہِنَّ وَطُوۡلِہِنَّ (صحیح بخاری)

یعنی آپ کی عبادات کی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھیئے!

حتیٰ کہ ربِّ ودود نے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ذریعہ یہ اعلان بھی فرمایا: قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الأنعام: 163) یعنی کہہ دیجیے کہ بے شک میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تن و من سراسر اللہ تعالیٰ کے حضور فنا ہو چکا ہے۔ گویا:

| |
|---|
| من تن شدم تو جاں شدی    من تو شدم تو من شدی |
| تا کس نگوید بعد ازیں    من دیگرم تو دیگری |

(یعنی میں بدن بنا اور تو جان بن گیا، میں تُو ہو گیا اور تُو میں ہو گیا اب کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں اور تُو اور ہے۔)

## نماز یعنی اللہ ہی اللہ!

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسی عبادت سکھائی کہ اس کا اصل نچوڑ خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (طٰہٰ 15) میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

مذاہب عالم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے اسلام کی پیش کردہ نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جس کی اذان بھی اور نماز بھی اللہ سے شروع ہوتی ہے اور اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ گویا کہ سرتاپا اللہ ہی اللہ ہے۔

چنانچہ نبی اکرمؐ نے اسی نماز کے ذریعہ ایک ربّانی جماعت قائم فرمائی۔ جس کا تذکرہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیۡ اَصۡحَابِیۡ میرے صحابہؓ کے دلوں میں اللہ ہی اللہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 ص 121)

| نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن |
| --- |
| پیروی سے اس کی محبوبِ خدا ہو جائے گا |

**دشمن مرغوب ہو گیا!**

تاریخ گواہ ہے کہ اس عاشق خدا کی زبان پر جب بھی نامِ 'اللہ' آیا اس شان کے ساتھ آیا کہ دشمن بھی اس کے جلال سے مرعوب ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ایک غزوے سے واپسی پر آپؐ تنہا سوئے ہوئے تھے کہ ایک دشمن نے آپؐ پر تلوار سونت لی اور پوچھا کہ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ''اللہ''۔لفظ 'اللہ' اس دشمن جان پر اس درجہ ہیبت طاری کر گیا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی! (ماخوذ از صحیح بخاری کتاب المغازی)

رسول مقبول ﷺ کے تعلق باللہ کا ہی رعب تھا کہ جس نے آپ کے جانی دشمن ابوجہل سے بھی بلا توقف ایک مظلوم کا حق دلوایا۔اس واقعہ پر شہر کے رؤساء نے جب ابوجہل کو ملامت کی تو اس نے کہا: خدا کی قسم! اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی یہی کرتے۔میں نے دیکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دائیں اور بائیں مست اُونٹ کھڑے ہیں جو میری گردن مروڑ کر مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ (ماخوذ از نبیوں کا سردار)

**ایک مستشرق کی گواہی**

اس سلسلہ میں فرانس کا ایک مشہور مستشرق مصنف رقم طراز ہے:

''ہم کچھ بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کہیں... مگر ہم اِس سے انکار نہیں کر سکتے کہ اُس کو خدا کے نام کا سخت جنون تھا۔ہم اور کچھ بھی کہہ دیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس کو خدا سے تعلق نہیں تھا۔

**وہ جو کچھ بھی کرتا اور وہ جس حالت میں بھی نظر آتا، خدا کا نام ضرور اُس کی زبان پر ہوتا۔**

اگر وہ کھانا کھاتا تو خدا کا نام لیتا، اگر کپڑا پہنتا تو خدا کا نام لیتا، اگر پاخانہ جاتا تو خدا کا نام لیتا، پاخانہ سے فراغت پاتا تو خدا کا نام لیتا، شادی کرتا تو خدا کا نام لیتا، غم میں مبتلا ہوتا تو خدا کا نام اُس کی زبان پر ہوتا، کوئی پیدا ہوتا تو خدا کا نام لیتا، کوئی مرتا تو خدا کا نام لیتا، اگر اُٹھتا تو خدا کا نام لیتا، اگر بیٹھتا تو خدا کا نام لیتا، سونے لگتا تو خدا کا نام لیتا، جاگتا تو خدا کا نام لیتا، صبح ہوتی تو خدا کا نام لیتا، شام ہوتی تو خدا کا نام لیتا۔بہرحال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ بھی کہو مگر اللہ کے لفظ کا اُس کو ضرور جنون تھا۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 6/فرمودہ 6 دسمبر 1918ء)

الغرض میرے آقا کے بارے میں کیا عرب کیا عجم سبھی گواہ ہیں عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ۔یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا۔

(ترجمہ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 273 ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

**آخری لمحات اور یادِ الٰہی**

بوقت وفات آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے:

إِلَى الرَّفِيقِ الْأَعْلَى إِلَى الرَّفِيقِ الْأَعْلَى

میں عرش معلّٰی پر بیٹھنے والے اپنے مہربان دوست کی طرف جاتا ہوں۔میں عرش معلّٰی پر بیٹھنے والے اپنے مہربان دوست کی طرف جاتا ہوں۔ (ماخوذ از نبیوں کا سردار)

| پَردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے |
| --- |
| دِل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے |

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

**بعد از خدا بعشق محمد مخمرم**
**گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم**

خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں دیوانہ ہو چکا ہوں
اگر اس عشق کی دیوانگی کا نام کوئی کفر رکھتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں
(کیونکہ آپ ﷺ سے میں شدید محبت رکھتا ہوں) (ازالہ اوہام۔صفحہ 176)

## تعلق باللہ کے متعلق تربیت

تعلق باللہ کے بارے میں آنحضورؐ کا عمیق فہم، جسے آپؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ میں بھی منتقل فرمایا، اس واقعہ سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریمؐ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے جن میں ایک عورت بھی تھی جب وہ قیدیوں میں کسی بچہ کو دیکھتی تو اسے اٹھاتی اپنے سینہ سے لگاتی اور پھر اسے دودھ پلاتی... وہ اسی طرح کرتی رہی یہاں تک کہ اس کا اپنا بچہ اسے مل گیا اور وہ اسے گود میں لے کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریمؐ نے اس عورت کو دیکھا اور پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص اس سے کہے کہ اپنے بچہ کو آگ میں پھینک دے تو کیا یہ اسے پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: خدا کی قسم! اگر اس کا بس چلے تو وہ کبھی اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینکے گی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: **تم نے جو اس عورت کی محبت کا نظارہ دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں سے محبت رکھتا ہے۔ ماں سے تو دس آدمی مل کر اس کا بچہ چھین سکتے ہیں مگر وہ کون ماں کا بچہ ہے جو خدا کی گود سے کسی کو چھین سکے۔ اس لیے خدا کی محبت زیادہ شاندار اور زیادہ پائیدار اور زیادہ اثر رکھنے والی ہے۔''** (مسلم)

| |
|---|
| تیرا نبی جو آیا اُس نے خدا دکھایا |
| اُس نے خدا ملایا وہ یار اُس سے پایا |

## ہر وقت ہمارے نبی کریم ﷺ کو ثواب پہنچتا رہتا ہے!

**دنیا میں جس قدر رسول گزرے ہیں**
**ان کی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتیں!**

**حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:**

''زمین گول ہے۔ اگر ایک جگہ فجر ہے تو دوسری جگہ عشاء ہے۔ ایک جگہ اگر عشا ہے تو دوسری جگہ شام ہے ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا وقت ہوگا غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجود کرتے اور درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں۔

اس سے ثابت ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاء کا بھی سردار ہے کیونکہ دنیا میں جس قدر رسول گزرے ہیں ان کی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتیں۔''

(الحکم 14 جنوری 1908ء بحوالہ محمد خاتم النبین صفحہ 369،368)

مرتبہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان۔

**:طالب دعا:**
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

## حضرت ابن عباسؓ اور درخواست دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ سب سے زیادہ کس کے لئے دُعائیں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ اس شخص کے لئے دعا کرتا ہوں جو مجھے آکر کہے کہ میرے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں آپ میرے لئے دعا کریں۔ جب وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے حالانکہ وہ میرا واقف بھی نہیں ہوتا تو میں اس پر اعتماد کیوں نہ کروں۔ (تفسیر کبیر جلد 3 ص 209 یوکے ایڈیشن 2023)

**:پتہ:**
جماعت احمدیہ بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝

# دل سے عرش تک کی ایک آفاقی پرواز

کہا تھا طور پر موسیٰؑ کو اس نے لَنْ تَرَانِیْ  پر محمدؐ پر ہوا جلوہ تَدَلّٰی کا عنایت سے (کلامِ محمود)

## دل کا مشاہدہ

قرآنِ مجید معراج کے متعلق فرماتا ہے: مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (النجم)

نبی کریم ﷺ کے دل نے جو کچھ دیکھا، اس میں کوئی جھوٹ نہ تھا۔

حدیث: تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا تَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ (بخاری، کتاب التوحید) جب نبی کریم ﷺ کو یہ مشاہدہ کروایا گیا تو آپ ﷺ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل بیدار تھا۔ انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔

## جسم مبارک غائب نہیں ہوا

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: وَاللّٰهِ مَا فُقِدَ جَسَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ عُرِجَ بِرُوْحِهٖ (تفسیر کشاف) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا تھا بلکہ آپ ﷺ کی روح کو اٹھایا گیا تھا۔

حضرت معاویہؓ سے جب معراج کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: كَانَتْ رُؤْيَا صَادِقَةً (دُرّ منثور) یہ ایک سچا خواب تھا۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: كَانَ فِي الْمَنَامِ رُؤْيَا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یہ ایک خواب میں دیکھی گئی رؤیا تھی جو رسول اللہ ﷺ نے دیکھی۔

## نبی کریم ﷺ سو رہے تھے

بخاری کتاب التوحید میں ہے: وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نبی کریم ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔

فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پھر آپؐ بیدار ہوئے، حالانکہ آپ ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔

## ایمان اور حکمت کا برتن

معراج کی حدیث میں آتا ہے کہ فرشتوں نے نبی کریم ﷺ کا سینہ چاک کیا، صاف کیا، دل کو دھویا اور پھر سونے کے برتن میں ایمان وحکمت لا کر دل میں بھر دیا۔

یہ ظاہر ہے کہ ایمان اور حکمت کوئی مادی چیزیں نہیں کہ انہیں برتن میں لایا جا سکے۔

نبی کریم ﷺ نے معراج میں حضرت آدمؑ، ادریسؑ، موسیٰؑ، ابراہیمؑ، ہارونؑ، یوسفؑ، یحییٰؑ کو دیکھا۔ یہ سب انبیاء وفات پا چکے تھے، اس لیے ظاہر ہے کہ ان کی ارواح ہی تھیں جن سے ملاقات ہوئی۔ یہ امر بذاتِ خود ثابت کرتا ہے کہ معراج ایک روحانی مشاہدہ تھا۔

## سابقہ انبیاء سے ملاقات

بعض روایات میں حضرت عیسیٰؑ کا بھی ذکر ملتا ہے، لیکن آپ ﷺ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ دوسرے انبیاء کی ارواح تھیں اور حضرت عیسیٰؑ جسم سمیت موجود تھے۔

## بائیں جانب دیکھ کر رونا

حضرت جبرائیلؑ نے نبی کریمؐ سے فرمایا: دائیں طرف جنتیوں کی ارواح تھیں اور بائیں طرف جہنمیوں کی ارواح۔ (بخاری)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نیکوکاروں کی ارواح اعلیٰ علیّین میں اور بدکاروں کی ارواح سجّین میں ہوتی ہیں۔

یہاں دونوں گروہوں کو ایک ہی جگہ دیکھا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ ایک روحانی مشاہدہ تھا۔

## جنت سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا

نبی کریمؐ فرماتے ہیں: اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ (بخاری) ''مجھے جنت میں داخل کیا گیا، وہاں موتیوں کے ہار دیکھے اور اس کی مٹی مشک کی خوشبو لیے ہوئی تھی۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے جنت سے باہر آنے کا بھی ذکر فرمایا۔ حالانکہ قرآنِ مجید فرماتا ہے: مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ (الحجر) وہ اس (جنت) سے ہرگز نہیں نکالے جائیں گے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بارہا بیداری اور خواب دونوں حالتوں میں جنت اور دوزخ کے مناظر دکھائے گئے تھے۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ (بخاری، باب الدخول فی المنام) ''میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا۔''

ایک مرتبہ نبی کریمؐ مسجد نبوی میں سورج گرہن کی نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز کے دوران آپؐ آگے بڑھے اور پھر پیچھے ہٹ گئے۔

نماز کے بعد صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا: لَقَدْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُصَوَّرَتَيْنِ فِي جِدَارِ هٰذَا الْقِبْلَةِ (بخاری) ''میں نے نماز میں اس دیوار کے سامنے جنت اور جہنم کو مجسم صورت میں دیکھا، یہاں تک کہ جب میں نے جنت دیکھی تو میں نے اس میں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا۔''

## نیل اور فرات

معراج کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے دو نہریں دیکھیں۔ جب آپؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: هٰذَا النِّيلُ وَالْفُرَاتُ أَنْبَاطُهُمَا (بخاری) ''یہ نیل اور فرات دریا ہیں، یہی ان کے چشمے ہیں۔''

یہ ظاہر ہے کہ نیل اور فرات آسمان سے بہہ کر نہیں آتے ہیں؛ نیل مصر میں اور فرات عراق میں واقع ہیں۔

## نبی کریم ﷺ کا دودھ کا انتخاب

نبی اکرمؐ کے سامنے تین برتن پیش کیے گئے: ایک میں پانی، ایک میں شراب، اور ایک میں دودھ تھا۔

آپ ﷺ نے دودھ کا انتخاب فرمایا۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا: آپ نے فطرت (یعنی دینِ فطرت) کو اختیار کیا۔ اگر آپ پانی لیتے تو آپ اور آپ کی امت ڈوب جاتی، اور اگر شراب لیتے تو آپ اور آپ کی امت گمراہ ہو جاتے۔ (ابن جریر)

یہ بات واضح ہے کہ اس واقعہ سے پہلے اور بعد میں نبی کریم ﷺ کئی مرتبہ پانی پی چکے تھے۔

اگر معراج ایک جسمانی واقعہ ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ نبی کریم ﷺ کو اس کے بعد کبھی پانی نہیں پینا چاہیے تھا حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معراج روحانی مشاہدہ تھا، اسی لیے اس کی تعبیر کی گئی۔

مہمانوں کو مادی اشیاء پیش کر کے ان کی تعبیر بیان کرنا معنی خیز ہے، لیکن اگر یہ واقعہ جسمانی طور پر پیش آیا ہوتا تو ایسی تعبیر دینا بے معنی اور غیر فطری بات ہوتی۔

## کائنات بوڑھی عورت کی شکل میں

معراج کے سفر میں نبی کریمؐ نے ایک بوڑھی عورت کو دیکھا۔ حضرت جبرائیلؑ نے اس کے متعلق بتایا کہ یہ دنیا (مادی کائنات) ہے۔ (ابن جریر)

مادی آنکھوں سے دکھائی دینے والی چیزوں کو کسی اور چیز کی تعبیر دینا بے معنی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص سامنے ایک ہاتھی کو دیکھے اور کہے کہ یہ کوئی اور چیز ہے تو یہ کتنی غیر عقلی بات ہوگی!

یہ کہنا کہ پوری کائنات کسی وقت اپنی اصل شکل و رنگ بدل کر دوسری شکل اختیار کر لے، کائناتی نظام ہی کو باطل قرار دینے کے مترادف ہے۔

## جبریلؑ کا چھت پھاڑ کر آنا!

رسول اللہؐ فرماتے ہیں: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ (بخاری، کتاب الصلاۃ) ''جب میں مکہ میں اپنے گھر میں تھا تو میرے گھر کی چھت شگافتہ کی گئی اور جبرائیلؑ نازل ہوئے۔''

کیا جبرائیلؑ اور دیگر فرشتے ہمیشہ چھتیں پھاڑ کر ہی آتے تھے؟ کیا فرشتوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے؟

←

پورے قرآنِ مجید کی وحی نبی کریم ﷺ پر جبرائیلؑ ہی لائے، مگر کبھی بھی چھت نہیں توڑی گئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معراج ایک روحانی مشاہدہ تھا، اور اس میں ایسی کیفیات کا دکھایا جانا بعید از عقل نہیں۔

## سب سے پہلے جنت میں کون؟ ایک جھاڑی!

روایات میں آتا ہے کہ جنت میں سِدرہ (بیری کا درخت/جھاڑی) تھی۔ اسی کو عبور کر کے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچے۔
کیا مخلوقات میں نبی کریمؐ سے بھی پہلے وہاں بیری کا درخت پہنچ چکا تھا؟
یہ بات بھی اس امر کی دلیل ہے کہ یہ ایک روحانی منظر تھا۔
بیری کا درخت عموماً سرحد پر لگایا جاتا ہے، اور اس سرحد کو صرف نبی کریم ﷺ ہی عبور کر سکتے تھے۔ فرشتوں کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی۔

## آسمان کے دروازے!

جب جبرائیلؑ ہر آسمان کے دروازے پر پہنچے تو دستک دیتے تھے۔ وہاں مقرر فرشتہ پوچھتا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ 'کیا انہیں بلایا گیا ہے؟' جبرائیلؑ کہتے: ''ہاں۔'' (بخاری)
آسمانوں پر دروازوں کا ذکر بذاتِ خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ایک روحانی مشاہدہ تھا۔
پھر کیا فرشتوں کو یہ بھی علم نہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کو بلایا گیا ہے؟

## کیا نبی کریم ﷺ کا اللہ کے قریب ہونا صرف معراج میں ہی تھا؟

حدیث میں آتا ہے: حَتّٰی جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی، فَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰی، حَتّٰی كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی (بخاری، کتاب التوحید) ''جب نبی کریم ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو اللہ رب العزت قریب ہوا، اور اس قدر قریب کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔''
کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ معراج سے پہلے نبی کریم ﷺ اللہ کے قریب نہیں تھے؟ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (ق:17)

اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا يَزَالُ عَبْدِی يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِی يُبْصِرُ بِهِ (بخاری)
(میرا بندہ نفل عبادات کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں، پھر جب میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔)
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (انفال:18) (جب تم نے مٹی پھینکی تو وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی۔)
يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (فتح:11) (جب نبی ﷺ بیعت لے رہے تھے تو ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ تھا۔)

## معراج: ایک روحانی مشاہدہ!

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں: جس شخص نے یہ کہا کہ محمدؐ نے اپنے رب کو کھلی آنکھوں سے دیکھا، اس نے جھوٹ کہا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ۔ نگاہیں اُسے پا نہیں سکتیں۔ (بخاری)

## اللہ کا دیدار جسمانی آنکھ سے ممکن ہے؟

علمی اعتبار سے 'دیکھنے' سے مراد یہ ہے کہ روشنی کسی چیز سے منعکس ہو کر آنکھوں تک پہنچے۔ لیکن اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ مادی دنیا (Material world) میں نہیں بلکہ روحانی دنیا (Spiritual world) میں ہے، اس لیے روشنی کے انعکاس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ خود زمین اور آسمان کا نور ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو جسمانی آنکھ سے دیکھنا ممکن ہے؟

## پروں والا گھوڑا (بُراق)!

بعض احادیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کے موقع پر براق نامی ایک پروں والے گھوڑے پر سفر فرمایا۔ مگر ایک حدیث اس کی حقیقت کی وضاحت کرتی ہے:
حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس آئے۔

اُس وقت ان کے کمرے میں ایک الماری پر کپڑا پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلنے سے وہ ہٹ گیا تو اندر عائشہؓ کے گڑیا نما کھلونے دکھائی دیے۔ ان کھلونوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے کاغذ کے دو پر لگے ہوئے تھے۔

## ایک دلچسپ گفتگو

نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: 'یہ کیا ہے؟' حضرت عائشہؓ نے کہا: 'یہ گھوڑا ہے'۔

نبی ﷺ نے تعجب سے فرمایا: 'گھوڑے کو پر بھی ہوتے ہیں؟' حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: 'کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کو پر ہوتے تھے؟' یہ سن کر نبی ﷺ اتنا ہنسے کہ ان کے دانت دکھائی دینے لگے۔ (ابوداؤد)

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ پروں والا گھوڑا ایک حقیقی جسمانی جانور نہیں بلکہ ایک علامتی شے تھا، اس لیے معراج کا جسمانی سفر ہونا عقل و منطق کے خلاف ہے۔

## پچاس سے پانچ نمازیں

حدیث میں آتا ہے کہ ابتدا میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں، پھر حضرت موسیٰؑ کے مشورے پر بار بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے کے بعد پانچ پر مقرر ہوئیں۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعہ جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر ہوا کیونکہ: * حضرت موسیٰؑ تو نبی کریم ﷺ سے کئی صدیوں پہلے وفات پا چکے تھے۔

* پھر یہ بھی غیر منطقی ہے کہ نبی کریمؐ، جو تمام انبیاء کے سردار ہیں، ایک ادنیٰ درجے کے نبی (حضرت موسیٰؑ) کے مشورے پر بار بار اللہ کے حضور جا کر نمازوں کی تعداد کم کرنے کی عرض کریں۔

## لوحِ محفوظ

نبی ﷺ کو ایک ایسی جگہ تک اُٹھایا گیا جہاں قلموں کی خراش (چلانے کی آواز) سنائی دیتی تھی (بخاری، مسلم) یعنی جب خدائی فیصلے 'لوحِ محفوظ' پر لکھے جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے وہاں ان قلموں کی حرکت کی آواز سنی۔

''لوحِ محفوظ'' کا تختہ اور اس پر لکھنے والے قلم مادی چیزیں نہیں ہیں، تو پھر وہ حواسِ ظاہری کا موضوع کیسے بن سکتے ہیں! لیکن روحانی مشاہدے میں ایسا ہونا ممکن ہے۔

## معراج درحقیقت سیرِ کشفی تھا

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے۔ ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کرسکتا ہے پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس ناطقہ کی اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اس لئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے سو درحقیقت یہ سیرِ کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفٰی اور اجلیٰ ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔

(ازالۂ اوہام/ روحانی خزائن۔ جلد:3، ص:126)

## عظیم الشان اور اکمل و اتم کشف

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''معراج ایک کشف تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن صریح اس کو رد کرتا ہے اور حضرت عائشہؓ بھی رؤیا کہتی ہیں۔ حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپؐ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے معراج ہوا۔

(ملفوظات جلد 2 ص 446)

# ﷺ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک انوکھا انداز ﷺ

## محترم ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب مرحوم

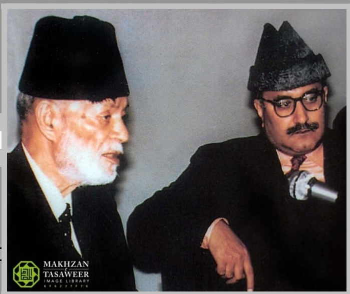


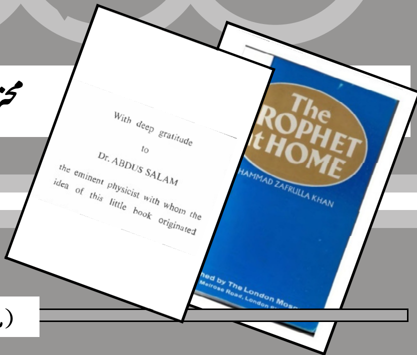


(ماخوذ از ماہنامہ خالد ربوہ/دسمبر 85ء۔جنوری 86ء)

(حضرت) چوہدری (ظفر اللہ خان) صاحبؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے جو عشق تھا اُس کا ایک مثالی واقعہ میں سنائے دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ان کو کمر درد کی شکایت ہوگئی اور وہ وانڈ زورتھ کے ہسپتال میں صاحب فراش ہونے پر مجبور ہوگئے۔ میں ان سے ملنے کے لئے ہسپتال گیا اور اپنے ساتھ امام ترمذی کی لکھی ہوئی کتاب شمائل ترمذی لے گیا۔ جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روز مرہ کی زندگی، خدو خال، لباس، روزانہ کی مصروفیات اور حضور کی عائلی اور پبلک زندگی کے حالات درج ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوا تو میں کسی وقت اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں نے وہ کتاب ان کے پاس چھوڑ دی اور ٹریسٹے چلا گیا۔

قریباً دو ماہ گذرنے کے بعد میں واپس انگلستان آیا اور چوہدری صاحب سے ملنے کے لئے ان کی رہائش گاہ گیا تو انہوں نے شمائل ترمذی کے انگریزی ترجمہ کی ایک مطبوعہ جلد مجھے پیش کی۔ **(یعنی کتاب The Prophet at Home۔ناقل)** یہ ترجمہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں مکمل ہو کر طبع بھی ہوگیا اور از راہ نوازش اس کا انتساب میرے نام کے ساتھ کیا گیا۔ جس تیز رفتاری سے چوہدری صاحب نے یہ کام سرانجام دیا اس پر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ میں نے غایت درجہ نرمی سے کسی قدر احتجاج کے لہجہ میں کہا کہ میں خود اس کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتا تھا تا کہ یہ سعادت میری مغفرت کا موجب بن سکے۔ اس پر انہوں نے کہا ”شاید مستقبل قریب میں تمہیں اس کام کے لئے وقت نہ ملتا اس لئے میں نے خیال کیا کہ جب تک میں ہسپتال میں رہنے پر مجبور ہوں میرے وقت کا بہترین مصرف یہی ہوسکتا ہے کہ میں اس کتاب کا ترجمہ کر ڈالوں ●

یہ امر بھی نہایت قابلِ ذکر ہے کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے حضرت امام نوویؒ کی مشہور کتاب ”ریاض الصالحین“ کا انگریزی ترجمہ کیا، جو ”Gardens of the Righteous“ کے نام سے شائع ہوا۔ اسی طرح آپ نے احادیثِ نبویؐ کے منتخب مضامین پر مشتمل ایک اور کتاب بھی انگریزی زبان میں مرتب فرمائی، جو ”Wisdom of the Holy Prophet“ کے عنوان سے طبع ہوئی۔ علاوہ ازیں سیرت نبویؐ پر ایک کتاب Muhammad:Seal of the Prophets بھی مرتب فرمائی ہے۔ (ادارہ)

# اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : پیارے نبیؐ میرے ہادی

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل    تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے (درثمین)

## اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں :

جب سیرت کے مضمون کو ہم سنتے ہیں تو اُس طرح نہیں سنتے جس طرح سننے کا حق ہے۔ آپ ایک کھلاڑی کی کھیل کا باہر بیٹھے نظارہ کرتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ کی بہت اچھی کھیل ہو رہی ہے، آپ باہر بیٹھے دیکھ رہے ہیں اور بڑا لطف اٹھا رہے ہیں... آپ کو بلّا پکڑنا بھی نہیں آتا۔ کوئی آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم اتنی تعریفیں کر رہے تھے، اب بلّا تو پکڑ کے دکھاؤ۔ آپ کہیں گے تم پاگل ہوگئے ہو۔ بلّے سے مجھ سے کیا تعلق؟ میں تو نظارہ کر رہا تھا... لیکن سیرت کے مضمون میں کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ سیرت کا مضمون وہ بھی سیرت طیبہ کا مضمون جو اسوۂ حسنہ بن گئی ہو۔ اس میں یہ جواب قابل قبول ہی نہیں ہے۔ یہ جواب بلکہ عقل کے خلاف ہے۔ جب اسوہ کو سامنے رکھ کر آپ اس کے حسن کا مطالعہ کرتے ہیں تو لازماً اس کو اختیار کرنے کی پابندی آپ پر عائد ہوجاتی ہے۔ (ماخوذ از شان خاتم الانبیاء۔ ص178 / شائع کردہ: مجلس انصار اللہ بھارت)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر اور صاف الفاظ میں بات کرتے تاکہ سننے والے آسانی سے سمجھ سکیں اور یاد رکھ سکیں۔ کبھی اہم بات کو تین بار دہرا دیتے تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو سنجیدہ، بامقصد اور فضول گوئی سے بالکل پاک تھی۔ نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم بولتے، الفاظ ہمیشہ چن کر اور بامعنی انداز میں استعمال فرماتے۔

دنیاوی باتوں پر کبھی ناراض نہیں ہوتے، صرف دین کے خلاف ہونے پر ناراضگی کا اظہار فرماتے، ذاتی بدلہ کبھی نہ لیتے۔

گفتگو کے دوران اشارات بھی بامقصد اور باوقار ہوتے: اشارہ پوری ہتھیلی سے کرتے، حیرانی میں ہتھیلی اوپر کی طرف پلٹتے، ناراضگی میں چہرہ پھیر لیتے، خوشی میں پلکیں جھکا لیتے۔

## مسکراہٹ و قہقہہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ قہقہہ نہیں لگاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہنسی زیادہ تر مسکراہٹ پر مشتمل ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بعض مواقع پر خوشی و رحمت کے اظہار کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے بھی تھے، جیسے:

گناہگار شخص کے جنت میں داخلے پر، دوزخ سے نکلنے والے آخری شخص کے واقعے پر، گناہوں کی معافی کی دعا کے بعد، خندق کی جنگ میں دشمن کے گرنے پر۔

حضرت جریرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں: جب سے میں مسلمان ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکرا کر ملتے۔

## آنحضرت ﷺ کا مزاح

آپ ﷺ کا مزاح ہمیشہ شائستہ، محبت بھرا اور سچ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں مزاح میں بھی جھوٹ نہیں بولتا۔'' **حضرت انسؓ سے فرمایا:** ''اے دو کانوں والے!''۔ **حضرت انسؓ کے چھوٹے بھائی سے شفقت سے پوچھا:** ''ابو عمیر! تمہاری چڑیا کا کیا ہوا؟''۔

**ایک شخص کو فرمایا:** ''میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر بٹھاؤں گا'' اور پھر وضاحت دی کہ ''ہر اونٹ ہی اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے۔'' **حضرت ظاہرؓ** کو محبت سے پیچھے سے آغوش میں لے لیا اور فرمایا: ''کون ہے جو اس غلام کو خریدے؟'' پھر فرمایا: ''اللہ کے نزدیک تم بہت قیمتی ہو۔''

**ایک بوڑھی عورت** سے فرمایا: ''بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی'' پھر وضاحت کی کہ ''وہ جنت میں بوڑھی نہیں بلکہ جوان ہو کر جائیں گی۔''

## اشعار کہنا

آپؐ کبھی کبھار اشعار بطورِ مثال یا نصیحت سنتے اور سکھاتے تھے۔ سچائی پر مبنی اشعار کو پسند فرماتے، جھوٹ یا فریب سے بچتے تھے۔ جنگ یا مشکلات میں اپنے صحابہ کو حوصلہ دینے کے لیے اشعار استعمال کرتے۔

ذاتی حالات میں، جیسے زخمی انگلی یا جنگ حنین میں بھی اشعار سے اپنے جذبات اور پیغام بیان فرماتے۔ صلح حدیبیہ اور دیگر مواقع پر اشعار سن کر صحابہ کی ہمت بڑھ جاتی تھی۔

## خوشبو کا استعمال

آپؐ کے پاس ہمیشہ خوشبو کا ایک ڈبہ موجود رہتا، جس سے آپ باقاعدگی سے خوشبو لگاتے تھے۔ آپؐ خوشبو کا تحفہ کبھی رد نہیں فرماتے تھے۔

آپ ﷺ نے تلقین فرمائی کہ تکیہ، تیل، خوشبو اور دودھ جیسے تحائف کو رد نہ کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں رَیحان (پھول یا خوشبو) دی جائے تو انکار نہ کرو، کیونکہ یہ جنت سے آتی ہے۔

## آنکھوں کی دیکھ بھال

نبی اکرم ﷺ آنکھوں میں اثمد سرمہ لگانے کی تلقین فرماتے تھے کہ یہ نظر تیز کرتا ہے اور پلکوں کو مضبوط بناتا ہے۔

آپ ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی ہوتی تھی، اور آپ ہر رات ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے تھے۔

## بال اور کنگھی

حضرت عائشہؓ آپؐ کے بالوں میں کنگھی کرتی تھیں، اور آپ ﷺ خود بھی تیل لگا کر بال سنوارتے اور داڑھی کنگھی کرتے تھے۔

ہر کام میں دائیں جانب سے آغاز کرنا پسند فرماتے، جیسے کنگھی، جوتے پہننا اور غسل کرنا۔ آپ ﷺ نے کنگھی کے بہت زیادہ اور بار بار استعمال سے منع فرمایا۔

آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں صرف چند (تقریباً 14 تا 20) سفید بال تھے جو صرف کانوں کے اوپر ظاہر ہوئے تھے، تیل لگانے سے کم نمایاں ہو جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی بالوں کو رنگا نہیں، البتہ حضرت ابوبکرؓ رنگ لگاتے تھے۔

بڑھاپے کی ظاہری علامتوں کے ذکر پر فرمایا کہ: ''مجھے سورۃ ہود اور ایسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا جن میں نافرمان قوموں کے عذاب کا ذکر ہے۔''

## لباس

آپ ﷺ کو لمبا قمیص (کرتا) تمام لباسوں سے زیادہ پسند تھا، جس کی آستینیں کلائی تک اور دامن ٹخنوں سے اوپر تک ہوتا۔ کبھی کھلے گلے والا قمیص بھی پہنتے اور بیماری کے دنوں میں بھی یمنی چھاپے دار کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھاتے تھے۔ نیا لباس پہننے پر شکر ادا کرتے اور اس کے خیر و برکت کی دعا فرماتے۔

آپ ﷺ کو یمنی چھاپے دار چادریں خاص پسند تھیں، اور کبھی سرخ، سبز یا زرد رنگ کی پرانی چادریں بھی پہنی تھیں۔

آپ ﷺ نے سفید لباس پہننے کی تاکید فرمائی کہ زندوں کو بھی

## سفید لباس

سفید پہناؤ اور مردوں کو سفید کفن دو کیونکہ یہ سب سے پاکیزہ ہیں۔

کبھی سیاہ بالوں کی بنی چادر یا رومی جبہ بھی پہنا۔ آپ ﷺ کے دور میں سادگی غالب تھی، آپ ﷺ مہنگے اور نمود و نمائش والے لباس سے اجتناب فرماتے تھے۔

## عمامہ

آپ ﷺ سیاہ عمامہ باندھتے تھے؛ فتحِ مکہ کے دن اور خطبہ دیتے وقت بھی سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔ کبھی آپ ﷺ نے تیل لگے سر کے اوپر پٹی نما سرپوش باندھ کر خطاب بھی فرمایا۔ عمامہ باندھتے وقت آپ ﷺ اس کی پچھلی لٹ (شملہ) کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتے تھے۔ بالوں میں تیل لگانے کے بعد آپ ﷺ عمامے کے نیچے کپڑا باندھتے تھے تاکہ عمامہ تیل سے خراب نہ ہو جائے۔

## مہر/انگوٹھی

آپ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی، جس کا نگینہ سیاہ رنگ کا اور بعض روایات کے مطابق اس میں چاندی کا ٹکڑا جڑا ہوا تھا۔ یہ انگوٹھی زیور کے طور پر نہیں بلکہ مہر (دستخط کی جگہ) کے لیے مخصوص تھی۔

(نگینے پر تین سطروں میں کندہ تھا:
پہلی سطر: محمد۔ دوسری سطر: رسول۔
تیسری سطر: اللہ)

جب آپ ﷺ نے غیر عرب بادشاہوں کو دعوتی خطوط بھیجنے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ بغیر مہر کے خطوط قبول نہیں کرتے، اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ انگوٹھی مہر کے طور پر بنوائی۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس مہر کی چمک آج بھی ان کی یاد میں ہے۔

## ازار (تہبند)

رسول اللہ ﷺ کا ازار (تہبند) سادہ اور پیوند لگا ہوا ہوتا، جس سے آپ ﷺ کی سادگی اور زہد کا اظہار ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ کے مطابق وفات کے وقت بھی آپ ﷺ کے بدن پر پیوند لگی چادر اور کھردرا ازار تھا۔ آپ ﷺ تہبند کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی تاکید فرماتے تاکہ طہارت برقرار رہے اور کپڑا محفوظ رہے۔

## جوتے

آپ ﷺ کے جوتے عموماً کھلے چمڑے کے نعلین (sandals) تھے، جن میں نیچے چمڑے کا تلا اور اوپر دوہری تسمے دار پٹیاں ہوتی تھیں۔

آپ ﷺ کو نجاشی اور دحیہ کلبیؓ نے نرم دباغت (Tanning) شدہ چمڑے کے موزے تحفے میں دیے، جو آپ ﷺ نے استعمال کیے اور ان پر وضو میں مسح بھی فرمایا۔ کبھی آپ ﷺ نے پیوند لگے جوتے بھی پہنے۔

آپ ﷺ نے ہدایت دی کہ ایک جوتا پہن کر نہ چلا جائے، دونوں پہنیں یا دونوں اتار دیں۔ جوتے پہننے میں دائیں پاؤں سے اور اتارتے وقت بائیں سے آغاز فرماتے تھے، اور یہی عادت کنگھی اور وضو میں بھی تھی۔

## بیٹھنے کا انداز

رسول اللہ ﷺ کا بیٹھنا انتہائی عاجزی اور سادگی کا مظہر تھا۔ آپ ﷺ مسجد کے فرش پر عام لوگوں کی طرح بیٹھتے اور اس میں کوئی تکلف یا غرور نہ ہوتا۔ کبھی آپ ﷺ سیدھے لیٹ جاتے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھتے، اور کبھی گھٹنوں کو اوپر اٹھا کر بازوؤں سے لپیٹ کر سہارا لے کر بیٹھتے تھے۔

## کھانے کے آداب

آپ ﷺ دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھاتے اور بعد میں انگلیاں چاٹتے اور ہاتھ دھوتے تھے۔ ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ کبھی بہت تھکن یا بھوک میں ہلکی سی ٹیک لگا کر بھی کھا لیتے تھے۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا برکت کا باعث بتایا۔ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ اور ہر نوالے کے بعد الحمد للہ کہتے۔

بچوں کو بھی کھانے کے آداب سکھاتے اور فرماتے تھے کہ دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

## سادگی و کم خوری

جو کی روٹی عام غذا تھی؛ پیٹ بھر کر کھانا بہت کم ہوتا۔ دو دن مسلسل پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی۔ گھر میں اکثر فاقے کی کیفیت ہوتی۔

سفید میدے کی روٹی یا چھنے آٹے کی روٹی کبھی نہیں دیکھی۔ دسترخوان یا چھوٹی پلیٹوں میں کھانے کا رواج نہیں تھا۔ چمڑے کے ٹکڑے پر کھانا رکھا جاتا۔ دو وقت پیٹ بھر کر کھانے کو پسند نہیں کرتے تھے

## پسندیدہ کھانے

جَو، زیتون کا تیل، کالی مرچ، ہلکے مصالحے سادہ کھانے پسند تھے۔ ←

کھجور اور جو کی روٹی ساتھ کھاتے اور فرماتے: ''یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔'' برتن/ دیگچی کا نچلا حصہ آپؐ بھی پسند فرماتے تھے۔
آپؐ نے فرمایا: ''سرکہ بہترین سالن ہے۔''
گوشت (خصوصاً شانے کا حصہ اور زین کا گوشت): جلدی پکنے کی وجہ سے پسند تھا، ذائقے کی وجہ سے نہیں۔ بھنا ہوا گوشت کھایا اور اس کے بعد وضو نہیں کیا۔ **چکن (مرغی)**: خود کھائی اور اسے پسندیدہ و جائز قرار دیا۔ **کدو (لوکی)**: خاص شوق سے کھاتے، سالن میں تلاش کر کے کھاتے۔ **شہد اور مٹھاس**: میٹھا اور شہد پسند تھا۔ پنیر بھی کھایا کرتے۔

## کھانے اور صفائی

کھانے سے پہلے وضو کے بارے فرمایا: ''وضو صرف نماز کے لیے فرض ہے۔'' کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے کو برکت کا سبب فرمایا۔

## کھانے پر شکر گزاری

کھانے کے آغاز میں بسم اللہ، بھول جائیں تو: بِسْمِ اللّٰہِ فِی أَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ
کھانے کے بعد فرماتے: ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور اپنے فرمانبرداروں میں شامل کیا۔'' فرمایا: ''اللہ کو پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر شکر کرے۔''

## پسندیدہ پھل

کھیرا اور تربوز + کھجور ایک ساتھ کھاتے تھے۔ کھیرا خاص طور پر پسند تھا۔ موسم کا پہلا پھل ہاتھ میں لے کر دعا کرتے: ''اے اللہ! ہمارے پھلوں، ہمارے شہر اور ہماری روزی میں برکت دے''۔ اور اسے سب سے چھوٹے بچے کو عطا کرتے تھے۔

## برتن اور پینے کے آداب

آپ ﷺ ایک موٹی لکڑی کے پیالے کا استعمال فرماتے تھے جسے لوہے کی کیلوں سے جوڑ کر درست کیا گیا تھا۔ اسی پیالے میں آپ ﷺ نے پانی، کھجور کا شربت، شہد اور دودھ پیا۔
آپ ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پسند تھا۔ دودھ پیتے وقت دعا سکھائی کہ اللہ برکت دے اور اس میں اضافہ فرمائے، کیونکہ دودھ کھانے اور پینے دونوں کا کام دیتا ہے۔
زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا، اور عمومی طور پر بیٹھ کر بھی پیا اور کبھی کھڑے ہو کر بھی۔
پانی تین سانسوں (وقفوں) میں پیتے اور فرماتے کہ یہ زیادہ خوشگوار اور سیر کرنے والا ہے۔ کبھی لٹکے ہوئے چمڑے کے مشکیزے سے بھی کھڑے ہو کر پیا، جس کے منہ کو صحابہؓ نے تبرکاً محفوظ کر لیا۔

## آنحضرت ﷺ کی نیند

آپ ﷺ دائیں کروٹ لیٹتے، دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھتے، سفر میں نیم بیدار انداز اپناتے تا کہ نماز کے وقت جاگ سکیں۔
سونے سے پہلے اور بیدار ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرتے، اور دعا کرتے کہ قیامت کے عذاب سے محفوظ رہیں۔
**عادات:** ہر رات سونے سے پہلے قرآن کی آخری تین سورتیں (اخلاص، فلق، ناس) پڑھتے اور ہاتھوں کو چہرے، سر اور بدن پر پھیرتے۔
**شکر گزاری:** سوتے وقت اللہ کی دی ہوئی نعمتوں (خوراک، مشروبات اور ضروریات) کا شکر ادا کرتے اور ان لوگوں کے لیے دعا کرتے جو یہ سب کچھ نہیں پاتے۔

## بستر

آنحضرت ﷺ کا بستر نہایت سادہ اور بے تکلّف تھا۔ آپ ﷺ عام طور پر چمڑے یا کھردری چٹائی جیسے بستر پر آرام فرماتے جن میں کھجور کے پتوں کی چھال بھری ہوتی۔
حضرت حفصہؓ نے ایک بار نرمی کے لیے بستر کو تہہ کر دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ نرمی نے تہجد میں تاخیر کروا دی، اسے پہلے جیسا کر دو۔
**صحابہؓ** کے نرم بستر بنانے کے مشورے پر آپ ﷺ نے دنیا سے بے رغبتی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو ایک مسافر کی طرح ہوں جو سایہ میں تھوڑا آرام کرتا ہے اور پھر چل پڑتا ہے۔
**ایک انصاری عورت** کے بھیجے گئے نرم بستر کو بھی واپس کر دیا اور فرمایا کہ اگر چاہوں تو اللہ سونے چاندی کے پہاڑ عطا کر دے۔ ⬅

# یَا لَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا

## کاش ہم (وہ) مٹی ہوتے!

**از تحریرات حضرت مصلح موعودؓ**

### محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

حضرت براء سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنگ احزاب میں اس حالت میں دیکھا ہے کہ آپ بھی مٹی ڈھو رہے تھے۔ (بخاری کتاب الجہاد باب حصر الخندق)..... ”اللہ اللہ وہ کیا ہی پیاری مٹی ہوگی جسے آپ اٹھاتے تھے اور وہ مٹی کروڑوں من سونے سے زیادہ قیمتی تھی جسے اٹھانے کے لئے خاتم النّبیین ﷺ کے ہاتھ اٹھتے تھے اور جسے آپ کے پیٹ پر گرنے کا شرف حاصل ہوتا تھا۔

(از صفحہ : 42 ...)

**حضرت ابن مسعودؓ** کے بیان کے مطابق کھردری چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم پر پڑ جاتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ وہ (بادشاہ) دنیا چاہتے ہیں اور ہم آخرت چاہتے ہیں۔

**رونا اور آنسو**

آپؐ نماز میں شدتِ خشوع سے ہچکیاں لیتے اور قرآن سننے پر آنکھوں سے آنسو بہتے۔

سورج گرہن کے موقع پر آپ ﷺ طویل نماز پڑھتے اور سجدے میں گڑگڑاتے، استغفار کرتے، اور وضاحت فرماتے کہ یہ کسی کی موت یا زندگی سے متعلق نہیں بلکہ اللہ کی نشانی ہے۔

قریبی افراد، نواسی یا صحابہؓ کی وفات پر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہتے، مگر یہ نوحہ یا رونا نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے دل میں ڈالی گئی رحمت تھی۔ ●

ماخوذ از: کتاب شمائل النبی ﷺ (مرسلہ: اے ناصر)

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عذاب شدید کو دیکھ کر یَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا (النّباء : 4) افر کہہ اٹھیں گے کہ کاش ہم مٹی ہوتے اور شریر و بدمعاش لوگ جب سزا پاتے ہیں تو ایسے ہی جملے کہا کرتے ہیں اور اپنی حالت پر افسوس ہی کیا کرتے ہیں۔

مگر خدا گواہ ہے وہ مٹی جو آنحضرت ﷺ کے پیٹ پر گرتی تھی اس کی نسبت تو ایک مؤمن کا دل بھی للچا جاتا ہے کہ وہ یَا لَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرَابًا کہہ اٹھے اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ براء اس واقعہ کا بیان کرتے ہوئے اس مٹی کا بھی ذکر کرتے ہیں جو آپ کے پیٹ پر گرتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مٹی کو بھی عشق کی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور لالچ کی نگاہیں ادھر پڑ رہی تھیں اسی لئے تو مدتوں کے بعد جب وہ جنگ احزاب کا ذکر فرماتے ہیں تو وہ مٹی جو آنحضرت ﷺ کے جسم اطہر پر پڑتی تھی ان کو یاد آجاتی ہے۔

میں حیران ہوں کہ صحابہ کی محبت اور کس شوق سے اس وقت آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ خدایا وہ مزدور کیسا ہوگا اور کس شان کا ہوگا جس کے سر پر نبوت کا تاج تھا اور دوش پر مٹی کا ڈھیر صحابہ کے قدموں میں کیسی تیزی اور کیسی پھرتی پیدا ہوگئی ہوگی ہر ایک ان میں سے اپنے دل میں کہتا ہوگا کہ خدا کے لئے جلد جلد اس مٹی کو صاف کر کے جس قدر ہو سکے آنحضرت ﷺ کا کام کم ہو اور وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بوجھ اٹھاتے ہوں گے تاکہ جلد اس بوجھ کو ختم کریں اور آنحضرت ﷺ کو آرام دیں۔“ ●

ماخوذ از: کتاب سیرت النبی ﷺ۔ ص: 177

ارشادِ نبویؐ: أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ (اپنے بچوں کی عزت کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ)

# پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری باتیں !

## آدابِ نماز

حضرت انسؓ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے۔ بچپن میں انہیں دس سال تک حضورؐ کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔

* ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹے! نماز میں سجدہ کی جگہ پر ہی نظر رکھو، ادھر ادھر مت دیکھو۔''

* ایک مرتبہ افلح نامی ایک بچے کو سجدہ میں پھونک مارتے ہوئے دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے افلح! نماز میں اس طرح پھونک مارنا درست نہیں ہے، اگر گرد و غبار لگ جائے تو اس کی پروانہ کرو۔''

* حضرت عبداللہؓ، جو حضورؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں ایک بار وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقیم تھے۔

* ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کے لیے اٹھے تو عبداللہؓ بھی اٹھ گئے اور وضو کر کے حضورؐ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے۔

* حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بائیں سے ہٹا کر دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ (مشکوٰۃ)

## کھانے کے آداب

* حضورؐ نے عمرؓ نامی ایک بچے کو اپنی پرورش میں رکھا ہوا تھا۔

* ایک دن کھانے کے دوران دیکھا کہ وہ برتن میں ادھر اُدھر ہاتھ ڈال رہا ہے، تو فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو، اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' (مشکوٰۃ)

* حضرت ابن ابی سلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا جب وہ کھانا کھا رہے تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹے! قریب آجاؤ، اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' (ترمذی)

* حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے اور پینے کے لیے دائیں ہاتھ کے استعمال کی تاکید فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔''

* ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بچہ کھجوریں گرانے کے لیے درخت پر پتھر پھینک رہا ہے۔ لوگوں نے اس بچے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹے! درخت سے جو خود بخود گرے وہی اٹھا کر کھاؤ، پتھر مار کر نہ گراؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔

## سلام کہنے کے آداب

* حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو جب دیکھتے تو ان کے سلام کرنے سے پہلے ہی خود انہیں سلام فرما دیتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

ZISHANAHMAD
AMROHI(Prop.)
ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)
Mobile
7830665786
9720171269

# ماں کی خواہش پر بھی ایمان کا سودا نہ ہوا!

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے بہت حسنِ سلوک کرتے تھے۔ آپ کے مسلمان ہوجانے پر اُس نے سخت مخالفت کی اور جب دیکھا کہ میری کوئی نصیحت کارگر نہیں اور سعد کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی تو اس نے کھانا چھوڑ دیا اور کہا کہ میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گی جب تک کہ تم اسلام کو ترک نہ کردو۔ اور ایسا نہ ہوا تو میں اس حالت میں مرجاؤں گی اور لوگ تمہیں اپنی ماں کا قاتل کہیں گے۔ آپ نے ہرچند کوشش کی کہ وہ کھانا کھالے مگر اس نے نہ کھایا۔ تب آپ نے تیسرے دن اس سے کہا کہ

وَاللّٰہِ لَوْ کَانَتْ لَکِ مِائَۃُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَا تَرَکْتُ دِینِي ھٰذَا لِشَیْءٍ

اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تیری ایک جان کی جگہ سو جانیں ہوں اور ایک ایک جان کر کے نکل جائیں تو بھی میں اپنے دین کو کسی چیز کی خاطر نہیں چھوڑوں گا۔ اب تو کھانا کھا یا نہ کھا۔ جب اس نے اپنے بیٹے کا یہ عزم دیکھا تو اُس نے کھانا شروع کر دیا۔ (ماخوذ از شرح القصیدہ۔ ص:65)

از صفحہ: 44...

* حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو۔‘‘

## علمِ قرآن

* حضرت محمد بن مُرِی، بچپن ہی میں پورا قرآن مجید حفظ کر چکے تھے۔ وہ تقویٰ اور خدا خوفی کے سبب اپنی قوم کے امام مقرر کیے گئے تھے۔

* حضرت عثمان بن ابی عاصؓ بہت کم عمر تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری زمانے میں مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ: ’’یہ بچہ دین کے معاملات میں گہری سمجھ رکھتا ہے۔‘‘ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں کم عمری کے باوجود قومِ ثقیف کا امام مقرر فرمایا۔ (تہذیب الانساب)

## عبادت

* حضرت علیؓ نے بھی بچپن میں اسلام قبول کیا تھا لیکن عبادت اور تقویٰ میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں: ’’میں نے حضرت علیؓ سے زیادہ روزے رکھنے اور عبادت کرنے والا شخص نہیں دیکھا۔‘‘

## دینی ذمہ داریوں میں سنجیدگی

* حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں ننھے بچے تھے، لیکن نماز میں نہایت انہماک اور خشوع سے عبادت کیا کرتے تھے اور لمبے لمبے سجدے کیا کرتے تھے۔

* حضرت انسؓ بچپن (آٹھ یا دس برس) میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم بن گئے تھے۔ ایک مرتبہ وہ راستے میں کچھ بچوں کو کھیلتے دیکھ کر رک گئے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں تشریف لائے اور حضرت انسؓ کو بلایا اور ان کے کان میں ایک خاص بات فرمائی۔ حضرت انسؓ فوراً کھیل چھوڑ کر وہ کام کر کے واپس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اطلاع دی۔ جب وہ گھر دیر سے پہنچے تو ان کی والدہ نے وجہ پوچھی، انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا تھا۔ ماں نے پوچھا کہ کیا کام تھا؟ تو حضرت انسؓ نے کہا: ’’میں وہ بات نہیں بتا سکتا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اسے راز رکھنے کا کہا ہے۔‘‘ اس پر والدہ نے کہا: ’’بیٹے! پھر نہ مجھے بتاؤ اور نہ کسی اور کو۔‘‘ (مستدرک حاکم)

(تیار کردہ: آئی ایس حمید)

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ نے اپنی کتاب انسانِ کامل میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو سمیٹتے ہوئے تینتالیس (43) عناوین تیار کیے ہیں، جن سے ایک عام انسان کو اپنی عمر میں واسطہ پڑتا ہے۔ پھر آپؓ نے انہی عناوین کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر منطبق کیا کہ کس شان کے ساتھ حضور ﷺ ان سب مراحل سے گزرے۔ اور بنی نوع انسان کیلئے کامل نمونہ بنے۔ اس کتاب میں مذکور مضمون کا خلاصہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

## یتیموں کے لئے کامل نمونہ

آنحضور ﷺ والد کی وفات کے بعد یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے۔ دادا اور چچا نے اپنی اولاد سے بڑھ کر آپؐ سے محبت کی اور امانت داری کے باعث آپؐ کو تجارت میں شریک کیا۔ آپؐ نے ہمیشہ اپنے اخلاق کو سنوارا، عادات کو درست رکھا اور ادب و شرافت سے پیش آئے۔ دنیا نے گواہی دی کہ آپؐ نہایت شریف اور نیک ہیں۔

## والدین والے بچوں کے لئے کامل نمونہ

اگرچہ آنحضور ﷺ یتیم تھے۔ مگر والد کی اطاعت کا کامل نمونہ دادا اور چچا کے ساتھ اپنی فرمانبرداری سے دکھایا۔ آپؐ نے دادا اور چچا کی ایسی خدمت اور اطاعت کی کہ باپ کی اطاعت سے بڑھ کر نظر آتی ہے۔ اس پہلو سے آپؐ صاحبِ والدین بچوں کے لئے بھی بہترین نمونہ ہیں۔

## غریبوں کے لئے کامل نمونہ

آنحضور ﷺ نہایت غریب ماحول میں پلے بڑھے، مگر محنت و دیانت کو اپنی شان بنایا۔ آپؐ نے خود ہاتھ سے محنت کی: لکڑیاں کاٹ کر بیچیں۔ بکریاں چرائیں۔ ملازمتیں اور چھوٹی تجارتیں کیں۔ کبھی سوال یا بھیک نہ مانگی بلکہ صحابہ کو بھی سوال سے روکا۔

آپؐ امانت اور دیانت میں بے مثال تھے؛ قرض وقت پر ادا کرتے۔ نبوت ملنے پر بھی فخر سے فرمایا کہ میں نے مکہ والوں کی بکریاں اجرت پر چرائی ہیں۔

آپؐ نے دعا سکھائی کہ: اے اللہ! مجھے غم، نکمے پن اور سستی سے بچا۔ آپؐ کی یہ سیرت دنیا کے تمام غرباء کے لئے، بالخصوص مسلمانوں کے لئے، ایک عملی درس ہے کہ: ہاتھ سے محنت کرنا باعثِ عزت ہے۔ چھوٹے یا حقیر کام کو بھی کسرِ شان نہ سمجھا جائے۔ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا ایمان دار کے شایانِ شان نہیں۔

## دولتمندوں کے لئے کامل نمونہ

فتحِ مکہ کے بعد آنحضرتؐ کو دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کیا گیا؛ مگر آپؐ نے بے جا عیاشی نہ کی۔ ہزاروں غلام آزاد کیے اور لوگوں کو اونٹ، مویشی، عطیات بہت سخاوت سے دیے۔ عوام اور غرباء پر بے دریغ خرچ کرتے تھے، مگر اپنی ذات کے لیے سادہ زندگی برقرار رکھی۔ اپنی بیویوں کو سالانہ خرچ دے کر باقی رقم غرباء میں تقسیم فرمائی اور وفات کے بعد بھی اسی پر عمل کرنے کی وصیت بھی کی ہے۔ اسی طرح قانوناً امیر اور دولتمندوں پر لازم کر دیا کہ وہ اپنی آمدنی کا چالیسواں یا بیسواں حصہ غرباء کے لئے دیں۔ اگر نہ دیں تو حکومت ان سے جبراً وصول کر سکتی ہے۔

## محکوموں کے لئے کامل نمونہ

رسول اللہ ﷺ نے ابتدائی زمانے میں 13 سال تک شدید ظلم و جبر برداشت کیا۔ ظلم کے باوجود بغاوت یا بھڑک اُٹھانے کا راستہ اختیار نہیں کیا؛ جب حالات ناسازگار ہوئے تو صحابہ کو امن والے علاقوں کی طرف ہجرت کا مشورہ دیا۔ بغاوت سے روکا۔

## حاکموں اور بادشاہوں کے لئے کامل نمونہ

اللہ نے آپ ﷺ کو حکومت و امارت سے نوازا مگر آپؐ نے عدل و مساوات ترک نہ کیا۔ جرم و فساد کے سامنے ذاتی تعلقات یا رشتہ داری کو فوقیت نہ دی حتیٰ کہ ایک بار فرمایا کہ اگر فاطمہ چوری کرے تو بھی حد ہوگی۔ (مسلم)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قائد کا مقام خدمت گزار کا ہے۔ بادشاہ ہو کر بھی سادہ اور خودکفیل زندگی گزاری۔ گھر کے کام خود کرنا، کسی بڑائی یا شاہانہ رویّے کا مظاہرہ نہ کرنا۔ حکمرانوں کے لیے عملی سبق: عدل، خود احتسابی، خادمِ قوم کا رخ اپنانا، اور شاہانہ عیاشی سے پرہیز۔

## متناہل لوگوں کے لئے کامل نمونہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج تھیں، مگر آپؐ نے سب کے ساتھ عدل اور محبت سے سلوک فرمایا۔ گھریلو کاموں میں شریک ہوتے، بیویوں کی حوصلہ افزائی کرتے اور ان کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔ اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ اور نواسوں کے لئے بھی وقت نکالتے۔

دن بھر مصروف رہنے کے باوجود رات کو اللہ کے حضور طویل عبادت میں کھڑے ہوتے۔ بیت المال یا مالِ غنیمت میں خیانت نہیں کی؛ ذاتی زندگی میں انتہائی پاکدامن اور امانت دار رہے۔ قومی کاموں میں مزدور کی طرح شامل ہوئے: مسجد نبوی کی تعمیر، خندق کھودنے اور بدر میں عملی شرکت کی۔

## مجردوں اور شادی شدہ کے لئے کامل نمونہ

25 برس تک مجرد رہے مگر پاکدامنی میں بے مثال۔ شادی کے بعد مختلف عمروں اور حالات کی بیویوں سے عدل و انصاف کا سلوک فرمایا۔ اپنی بیویوں سے محبت و شفقت کی؛ نہ کبھی مارا نہ جھڑکا۔ تمام بیویاں آپؐ سے خوش تھیں اور وفات کے بعد بھی آپؐ سے جلد ملنے کی خواہش رکھتی تھیں۔

## عورتوں کے لئے کامل نمونہ

آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''سب سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے اچھا ہو۔'' حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد بھی ان کا ذکر کرتے اور ان کی سہیلیوں سے حسن سلوک فرماتے۔ سفر میں ازواج کو ساتھ رکھتے۔ عورتوں کے بارے میں جاہلانہ رسوم ختم کیں: حائضہ عورت کو ناپاک سمجھنے کے نظریہ کی نفی کی۔ بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے کھاتے پیتے، گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھتے۔ عورتوں کو وراثت میں حق دار بنایا۔

## صاحبِ اولاد کے لئے کامل نمونہ

اپنی اولاد کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی تربیت پر خاص توجہ دی۔ اولاد کے ساتھ شفقت و محبت کا بے مثال سلوک فرمایا۔ حضرت فاطمہؓ آپ کی مثالی تربیت کی بدولت ''سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ'' قرار پائیں۔ آپؐ نے امت سکھایا کہ اولاد کی تربیت ہر پہلو سے کرنی ضروری ہے۔

## اولاد فوت ہونے پر صبر کا کامل نمونہ

نبی کریم ﷺ کی زیادہ تر اولاد آپؐ کی زندگی میں وفات پا گئی، مگر آپؐ نے صبر و رضا کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ فرمایا: ''جس نے دیا تھا، اسی نے واپس لے لیا۔'' اور ہمیشہ زبان پر حمد الٰہی جاری رکھی۔ اپنے بیٹے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات پر فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل غمگین ہے، مگر ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

## جرنیل اور فاتح کے لئے کامل نمونہ

دنیا کے فاتحین مخالفین کو تہس نہس کر دیتے ہیں، مگر آپؐ نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، درویشوں اور بے گناہوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ درخت کاٹنے، جانور مارنے، دشمن کے ناک کان کاٹنے سے بھی سختی سے روکا۔ جنگ بدر میں قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کیا، انہیں سواریوں پر بٹھایا اور خود پیدل چلے۔ ⬅

جنگ احد اور حنین میں وقتی شکست کے باوجود میدان میں ڈٹے رہے اور صحابہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

## کنبہ والے کے لئے کامل نمونہ

آپؐ خاندان کے سب افراد کی خبرگیری فرماتے تھے۔فرمایا کہ کافر و فاسق رشتہ داروں سے قلبی تعلق نہیں لیکن رشتہ داری کا حق ادا کرتا رہوں گا۔

## بطور دوست کامل نمونہ

مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے ساتھ محبت و خلوص کا سلوک کیا، کوئی شاکی نہ تھا۔دوستوں کے بیوی بچوں کا بھی خیال رکھا۔ انصار کو اپنی وفات کے وقت بطور خاص یاد رکھنے کی وصیت فرمائی۔دشمن بھی آپ ﷺ کی صداقت، امانت اور عدل کے معترف تھے۔ہرقل کے پوچھنے پر ابوسفیان نے کہا کہ محمد ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور معاہدہ نہیں توڑا۔

## انکساری میں کامل نمونہ

کسمپرسی سے عزت وعظمت تک پہنچے مگر ہمیشہ عاجزی اختیار کی۔مکہ میں دس ہزار صحابہ کے ساتھ فاتحانہ طور پر مگر سر اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ جھکائے داخل ہوئے۔

## بطور قیدی کامل نمونہ

حضور ﷺ تین سال تک شعبِ ابی طالب میں سخت بائیکاٹ اور قید کی حالت میں رہے۔قیدیوں کی مانند معمولی سہولت بھی نہ دی گئی؛ بنو ہاشم کے بچوں کی رات کی بھوک کی وجہ سے مکہ میں سناٹا تھا۔ان سب کے باوجود آپ ﷺ نے حق کا راستہ نہ چھوڑا، سچائی پر ثابت قدم رہے۔آخر کار دشمنوں کی سختی کم پڑی اور آپؐ و آپؐ کے اہلِ خانہ آزاد ہوئے۔

## زندگی کی تمام منازل میں کامل نمونہ

رسول مقبول ﷺ بچپن، جوانی، ادھیڑ عمری اور بڑھاپے میں ہر دور میں متوازن، منظم اور متقی زندگی گزاری۔جوانی تھی مگر دیوانی نہیں، ادھیڑ عمر میں کسل نہ تھا۔ہر عمر میں فرض و نفل پابندی سے ادا کرتے رہے۔

ہمسایہ، بیوی، نوکر، غلام اور سب کے ساتھ حسنِ سلوک روا رکھا۔حضرت انسؓ کے روایت کے مطابق آپؐ کبھی غلام کو مارا نہیں کرتے۔

غلاموں پر شفقت اور عدل کا ایسا برتاؤ کہ زید بن حارثہ جیسے لوگ آپؐ کو چھوڑنے کو تیار نہ تھے۔عدل، امانت اور یکساں حسنِ معاملہ ہر طبقے کے ساتھ برقرار رکھا گیا۔

## مظلومیت اور ظلم وستم کے مناظر

مکہ میں تیرہ برس اور مدینہ میں بھی متعدد بار آپؐ اور صحابہ پر شدید ظلم ڈھائے گئے۔جلاوطن کیا گیا، پیچھا کیا گیا، زندہ رہنے کی مشکلیں، توہین اور اذیتیں برداشت کیں۔

جنگِ احد میں آپؐ کے دشمنوں نے سخت مظالم ڈھائے؛ صحابہ کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔بہت سے معصوم اہلِ ایمان اور خواتین پر بیحد درندگی ہوئی، حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کو پتھروں کا نشانہ بنایا گیا۔

## عفو میں کامل نمونہ

**فتح مکہ اور معافی کا اعلان: آنحضور ﷺ دس ہزار صحابہؓ کے ہمراہ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے۔**

**ظلم وستم کی ایک ایک داستان موجود تھی: شہداء کا خون، حضرت سمیہؓ کی شہادت، حضرت زینبؓ کا اسقاط حمل، بدر و احد و خندق کے معرکے، قید و بائیکاٹ کی سختیاں۔سب کو یقین تھا کہ شاید سخت ترین بدلے لئے جائیں گے۔لیکن آپ ﷺ نے صحنِ کعبہ میں سب کو جمع کر کے اعلان فرما دیا:** اذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ، لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ **(جاؤ! آج تم سب آزاد ہو، آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔)**

←

## حضرت یوسفؑ اور آنحضرت ﷺ کے عفو کا فرق

حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو معاف کیا، جو سگے بھائی تھے اور باپ بھی زندہ تھے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایسے دشمنوں کو معاف کیا جنہوں نے بار بار قتل، بائیکاٹ، جلاوطنی اور جنگوں میں خون بہایا تھا۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا، مگر آپ ﷺ کے دشمنوں نے بارہا جان لینے کی کوشش کی۔ آپ ﷺ نے ایسی عورت کو بھی معاف کیا جس نے آپ کے چچا کا کلیجہ چبایا تھا، اور اس وحشی کو بھی جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا۔ حتیٰ کہ ابو جہل کے بیٹے کو بھی معاف فرما دیا۔

## عفو کی بے مثال شان

دنیا میں کوئی فاتح دشمنوں کو قابو پا کر اس طرح عام معافی نہیں دیتا۔ یہ ہے حقیقی عفو کہ دشمنوں کو سزا دینے کا پورا اختیار ہونے کے باوجود انہیں معاف کر دیا جائے۔ یہ معافی یوسفؑ کے عفو سے بھی ہزاروں گنا بلند اور بے نظیر ہے۔

(تلخیص از: بی ایم عارف محمد مربی سلسلہ قادیان)

**الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام:**

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ

فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔
پس بڑا مبارک وہ ہے
جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

(از تذکرہ)

# درود شریف میں
# بَارِکْ سے پہلے صَلِّ کیوں رکھا گیا ہے؟

**حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:**

''درود میں صَلِّ پہلے رکھا ہے اور بَارِكْ بعد میں۔ مسلمانوں کو شاذ ہی خیال آیا ہوگا کہ صَلِّ پہلے کیوں اور بَارِكْ بعد میں کیوں ہے۔ اور اس ترتیب میں خوبی کیا ہے؟ جو شخص غور کرے گا اور علم سے اس پر نگاہ ڈالے گا اس پر اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ عربی میں صلوٰۃ کے معنیٰ دعا کے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے معنیٰ ہوئے اے اللہ! تو رسول کریم ﷺ کے لئے دعا کر۔ اب دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ شخص دعا کرتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے سے التجا کرتا ہے جیسے ماں باپ یا دوست سے مدد طلب کرنا۔ اور دوسرے اس شخص کی دعا ہوتی ہے جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں کہ وہ خود عطا کر دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ بادشاہ ہے کبھی مانتا ہے کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی دعا کے معنیٰ ہیں کہ وہ ہوا، پانی، زمین، پہاڑ غرضیکہ سب مخلوق کو کہتا ہے کہ میرے بندے کی تائید کرو۔ پس اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے یہ معنیٰ ہوئے کہ اے اللہ! تو ہر نیکی اور بھلائی اپنے رسول کے لئے چاہ۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول ہو جائے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

(خطبات محمود جلد 7 صفحہ 77-78)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض نسخے

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریضوں کی عیادت فرماتے تو بعض اوقات بعض نسخے بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ان کا روایات میں ذکر ملتا ہے۔ چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔ یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مریضوں کی کتنی فکر رہا کرتی تھی۔ ان کے علاج معالجے، خوراک وغیرہ کا بھی خیال رکھتے تھے اور بعض بیماریوں کا علاج بھی فرمایا کرتے تھے۔

## کلونجی۔ Nigella sativa (سیاہ دانہ)

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس سیاہ دانے یعنی کلونجی میں ہر مرض سے نجات دینے کے لیے شفا رکھ دی گئی ہے سوائے موت کے۔

(بخاری کتاب الطب۔ باب الحبۃ السوداء)

## انجیر (Fig)

ایک نسخہ کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انجیر کھایا کرو۔ پھلوں میں سے بڑا اچھا پھل ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ جنت سے ایک پھل نازل ہوا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ انجیر جنت سے آنے والا ایسا پھل ہے جس میں گٹھلی نہیں ہے۔ پس اس کو کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کے مرض کو دور کرتا ہے اور نقرس (Gout) کے مرض میں بھی نفع بخشتا ہے۔ جن کو گاؤٹ کے مرض کی تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے بھی اچھا ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول التین من الاکمال)

## کشمش (Raisins)

پھر ایک نسخے کا ذکر ہے؛ کشمش کے بارے میں آتا ہے کہ اس کا استعمال کرنا چاہیے کیونکہ یہ کڑواہٹ کو دور کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، لاغر پن کو دور کرتا ہے، اخلاق کو عمدہ کرتا ہے۔ دل کو فرحت بخشتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول۔ الزبیب)

اس بارے میں بھی بڑے لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ بعضوں نے عرق گلاب میں ڈبو کر کشمش کھائی ہے اور جن کے دل کی نالیاں بند تھیں اور ڈاکٹر بائی پاس آپریشن تجویز کر رہے تھے وہ اللہ کے فضل سے کھل گئیں۔ اس تجربے کو کئی لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔

## زیتون (Olive)

پھر زیتون کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی مالش کیا کرو کیونکہ اس میں جذام سمیت ستّر امراض کے لیے شفا ہے۔ کھایا بھی کرو۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاول۔ الفصل الاول۔ اشیاء المتفرقۃ)

## شہد اور آٹے سے تیار کردہ پتلی کھیر

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مریض کو اور غمزدہ افراد کو شہد اور آٹے سے تیار کردہ پتلی کھیر کھلانے کا آپؓ کہا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ (کھیر) مریض کے دل کو فرحت بخشتی ہے اور اس کا کچھ غم دور کر دیتی ہے۔

(بخاری۔ کتاب الطب۔ باب التلبینۃ للمریض)

## کھجور (Date palm)

پھر کھجور کے بارے میں فرمایا کہ یہ بھی کھانی چاہیے۔ قولنج کو دور کرتی ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول التمر)

## گائے کا دودھ (Cow Milk)

غرض بے انتہا نسخے ہیں۔ ایک اور مَیں یہاں بھی بیان کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ گائے کا دودھ پینا چاہیے کیونکہ یہ دوا ہے اور اس کی چربی اور مکھن میں شفا ہے اور تمہیں اس کا گوشت کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے کہ اس کے گوشت میں ایک قسم کی بیماری ہے۔

(کنزل العمال۔ کتاب الطب۔ الباب الاوّل۔ الفصل الاول۔ اللبن)

---

مخلوق سے آپ ﷺ کو بے انتہا محبت، پیار اور ہمدردی تھی۔ آپ ﷺ کا دل اس ہمدردی سے بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ ہر وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچاؤں۔ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس نبی پاک ﷺ پر۔

**اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس اسوہ پر چلنے کی اور ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم بھی اس کی مخلوق کی خدمت کی توفیق پا سکیں۔** (از خطبہ جمعہ 15/ اپریل 2005ء)

منظوم کلام محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم

## اِدھر بھی ہو اِک نگاہ سرور
## دُرود تم پر، سلام تم پر!

ہے نامِ نامی تمہارا لب پر دُرود تم پر سلام تم پر
اِدھر بھی ہو اِک نگاہ سرور دُرود تم پر سلام تم پر
تم ہی ہو شمعِ حریمِ دوار دُرود تم پر سلام تم پر
ہیں تم سے دونوں جہاں منور دُرود تم پر سلام تم پر
چمن چمن تذکرہ تمہارا یہ کہکشاں راستہ تمہارا
تمہاری خوشبو گلوں کے اندر دُرود تم پر سلام تم پر
لحن ہے سرچشمۂ صداقت زباں ہے گنجینۂ فصاحت
لبوں پہ قربان موجِ کوثر دُرود تم پر سلام تم پر
تمہارے نقشِ قدم سے پائی ہے خاک نے ایسی سربلندی
زمیں کو ہے فوق آسماں پر دُرود تم پر سلام تم پر
رہ وفا سے ہٹائے گا کیا زمانہ اس کو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر دُرود تم پر سلام تم پر
ہم اب کس کے در پہ جائیں کسے غمِ زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بے کسوں کے یاور دُرود تم پر سلام تم پر
کبھی تو آئے گا وہ زمانہ کبھی تو ہوگا مرا بھی جانا
کہوں گا رَوضے پہ سر جھکا کر دُرود تم پر سلام تم پر

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

## معلومات عامہ

# ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ کی طرف ہجرت فرما کر تشریف لا رہے تھے تو
اس وقت مسلمان عورتوں اور لڑکیوں نے خوشی کے جوش میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ چڑھ کر گانا شروع کیا کہ

| | |
|---|---|
| طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا<br>مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع مَادَعٰی لِلّٰہِ دَاع | آج ہم پر کوہ وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کے چاند نے طلوع کیا ہے۔<br>اس لئے اب ہم پر ہمیشہ کے لئے خدا کا شکر واجب ہو گیا ہے۔ |

ثَنِيّه (جمع: ثنیّات) عربی میں پہاڑ یا وادی کے تنگ اور ڈھلوان راستے کو کہتے ہیں، جو اوپر چڑھنے یا نیچے اترنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ 'الوَداع' یعنی رخصت کرنا۔ اس کا تعلق اُس جگہ سے ہے جہاں آنے یا جانے والے کو الوداع کہا جاتا تھا۔

ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع مدینہ کے قریب شمال کی طرف ایک پہاڑی درّہ تھا۔ مدینہ آنے جانے والوں کے لئے یہ راستہ مشہور تھا، اور اہلِ مدینہ مسافروں کو یہیں الوداع کہتے یا استقبال کرتے تھے۔ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت فرما کر قبا سے مدینہ کی طرف تشریف لائے تو انصارِ مدینہ نے اسی مقام پر استقبال کیا۔**

(نوٹ: اکثر محققین کے نزدیک ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع کے دو مقامات مشہور ہیں: پہلا مقام قبا کے قریب ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ہجرت کے وقت انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا۔ دوسرا مقام مسجد نبوی کے شمال کی طرف واقع ہے، جو اہلِ مدینہ کے لئے ایک اور معروف درّہ تھا۔)


JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلامِ محمود)

مجلس انصاراللہ کیلئے ایک مستقل لائحہ عمل — از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# انصار کو مہم چلانی چاہیے کہ نہ صرف انصار بلکہ گھروں میں بھی درود کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو!

**افاضات از اختتامی خطاب برموقع اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ منعقدہ 28/ستمبر 2025ء**

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل: 4/اکتوبر 2025ء)

## 1۔رول ماڈل بننے کی ضرورت

* انصار وہ طبقہ ہے جو عمر، تجربہ اور سوچ میں پختگی کو پہنچ چکا ہے۔* اس لیے جماعت کے لیے ایک عملی نمونہ (Role Model) ہونا ان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔* اگلی نسل انہی کے نمونے کو دیکھ کر اپنی اصلاح یا بگاڑ پیدا کرے گی۔

## 2۔بنیادی شرط: تقویٰ

*تقویٰ ہر نیکی کی جڑ ہے۔* باریک سے باریک گناہ سے بچنا تقویٰ کہلاتا ہے۔* دل کی پاکیزگی کا اثر زبان اور اعضاء پر ظاہر ہوتا ہے۔

## 3۔شرائطِ بیعت کی یاددہانی

*سب سے پہلی شرط: شرک سے بچنا۔* چھپے ہوئے اور مخفی شرک سے بھی پرہیز ضروری ہے۔* دنیاوی فکروں اور غلط ماحول میں مبتلا ہو کر چھوٹے چھوٹے شرکیہ رویے پیدا ہو سکتے ہیں۔

* جھوٹ کو قرآن و حدیث میں بہت بڑی برائی قرار دیا گیا ہے۔

## 4۔جھوٹ سے اجتناب

* معاہدہ توڑنا، وعدہ خلافی کرنا، جھگڑے میں گالی دینا یہ سب جھوٹ اور نفاق کی علامات ہیں۔* ایک احمدی کو انتہائی باریک پہلوؤں میں بھی سچائی اختیار کرنی چاہیے۔

## 5۔دیگر بُرائیوں سے اجتناب

* زنا کے قریب بھی نہ جانا * فسق و فجور، ناشکری، ظلم اور خیانت سے بچنا۔* بدنظری اور فحش پروگراموں سے پرہیز کرنا۔* ہر قسم کے فساد، ہنگامہ آرائی اور بغاوت سے دُور رہنا۔

## 6۔اطاعت وانکساری

* جماعتی نظام اور حکومتی قوانین (جب تک شریعت سے نہ ٹکرائیں) کی طاعت کرنا۔* مخالفین کے ساتھ صبر اور نرمی سے پیش آنا۔* سختی کا جواب سختی سے نہ دینا، بلکہ دعا اور عاجزی اختیار کرنا۔

## 7۔عبادات کی پابندی

* پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا۔* تہجد کی عادت ڈالنا۔* نماز کو صرف رسم نہ بنائیں بلکہ حقیقی دعا اور تضرع کے ساتھ ادا کریں۔

## 8۔درود شریف اور استغفار

* درود شریف اور استغفار کی باقاعدگی۔ * انصار کو اِس کے لیے ایک نمونہ بننا چاہیے، بلکہ مہم چلانی چاہیے۔* اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر گزاری بھی ہو۔

## 9۔خدمتِ خلق اور مخلوق سے محبت

* مخلوق کو تکلیف نہ دینا بلکہ ان کی تکالیف دور کرنا۔* بالخصوص مسلمانوں کے لیے دعا کرنا کہ وہ زمانے کے امام کو مانیں۔

## 10۔روحانی اوصاف

* عاجزی اور انکساری اپنانا۔* اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا اور کامل وفاداری دکھانا۔* ہوا و ہوس سے باز رہنا اور نفس پر قابو پانا۔

## 11۔انصاراللہ کا اصل تقاضا

* حضرت مسیح موعودؑ کے حقیقی مددگار بننا۔ * اپنے نمونے سے نسلوں کی اصلاح کرنا۔* اخلاص، صدق اور وفا کے ساتھ بیعت کا حق ادا کرنا۔* تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا۔

# اخبارِ مجالس

## تربیتی کیمپ مجلس انصار اللہ امروہہ (یوپی)

## جلسہ سیرت النبیؐ میلاپالیم (تمل ناڈو)

## اجتماع بھاگلپور (بہار)

## اجتماع مجلس انصار اللہ نلہٹی (بنگال)

## اجتماع مجلس انصار اللہ شموگہ و چتر درگہ (کرناٹک)

## تربیتی کیمپ نرسنگھ پور (ایم پی)

## تربیتی کیمپ شاہجہانپور (یوپی)

## وقارعمل نرار بھیٹا (آسام)

زعماء وناظمین اضلاع سے گذارش ہے کہ اچھی کوالٹی کی تصویر بھجوایا کریں۔ پی ڈی ایف والی تصاویر شائع نہیں ہوں گی۔